یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

عماد دین ما بعد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

ہر جمعہ کو ... شائع ہوتا ہے ۔ دروازہ ... مصطفیٰ

نمبر ۲۲ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	للعہ/
روساء و جاگیرداران سے "	للعہ/
عام خریداران سے "	ئے/
ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
ششماہی ۳ شلنگ	

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲- اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

اہلحدیث کانفرنس کے مہربان ۔۔۔۔۔۔ ۱
قادیانی مشن (مشترک کام میں شرکت) ۔۔۔۔۔ ۴
خطیب کا خطبہ ۔۔۔۔۔۔ ۵
خواجہ حسن نظامی اور قیامت ۔۔۔۔۔۔ ۶
ایک نہایت مفید تجویز ۔۔۔۔۔۔ ۷
دعا اور اُس کا فائدہ ۔۔۔۔۔۔ ۸
طعام یہود ۔۔۔۔۔۔ ۹
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۵ ربیع الاول ۔۔۔۔۔۔ ۱۰
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۔۔۔۔۔۔ ۱۰
ایک عجیب قادیانی مناظرہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۱
فتاوے ۔۔۔۔۔۔ ۱۲
متفرقات ۔۔۔۔۔۔ ۱۳
انتخاب الاخبار ۔۔۔۔۔۔ ۱۴
اشتہارات ۔۔۔۔۔۔ ۱۵
اشتہارات ۔۔۔۔۔۔ ۱۶

اہلحدیث کانفرنس کے مہربان

یا نکد الدنیا منی انت مقصر
علے الحر حتے لا یکون لہ ضد

چوتھی صدی کا عربی شاعر متنبی بڑا منہ زور ہے یوں تو اُس کو مدائح اور قبائح سے فرصت نہیں مگر گلے ماہے کوئی نہ کوئی قصیدہ نہیں تو شعر ہی سہی قدرتی فلسفہ کا بھی لکھ جاتا ہے۔ شعر مندرجہ عنوان اسی قسم سے ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:-

آے کمینی دنیا تو اس باب میں کبھی کوتاہی نہیں کرتی کہ جب کبھی کوئی آزاد آدمی کام کو کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے مقابل کسی نہ کسی مخالف کو کھڑا کر دیتی ہے۔

یہ مطلب درصل آیات قرآنی سے مؤید ہے جنمیں فرمایا:-

كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ

اہلحدیث کانفرنس سے پہلے جتنی انجمنیں یا مجالس اس قسم کے کام کے لئے قائم ہوئیں اُن سب کیساتھ بھی قدرتی اصول کام کرتا رہا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور، ندوۃ العلماء لکھنؤ، مدرسہ دیوبند وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ آج ہمارے سامنے بڑی امن امان کی تعلیم کا علیگڈھ کالج ہے لیکن اس کی تاریخ جاننے والوں سے مخفی نہیں کہ اس میں کیا کچھ نہیں ہوا۔ جو صاحب نہ جانتے ہوں یا بھولے ہوں اُن کو مولوی سمیع اللہ خان مرحوم کی سوانح عمری پڑھنی چاہئے۔ پھر اہلحدیث کانفرنس کی نسبت یہ خیال رکھنا کہ اس کی مخالفت نہوگی یا ایسی ہوگی کہ اس کے اپنے سگے بھائی برادران یوسف کی طرح اس کی بدخواہی نہ کرینگے غالباً قانون قدرت سے غفلت اور سہل انگاری ہے۔ اس لئے لازم بلکہ الزم تھا کہ اہل حدیث کانفرنس کی مخالفت بھی ہوتی اور

گلزار احمدی مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے اصل قیمت ہر سہ للعہ/ رعایتی ٹکٹ / (منیجر)

ضرور ہوتی۔

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ اس کانفرنس کی مخالفت کرنے پر وہ لوگ کھڑے ہوئے جن کو انسانی نگاہ میں اس مخالفت کے لائق نہ سمجھا جاتا ہوگا کیونکہ اُن کی عمر اسّی اسّی سال سے متجاوز ہے۔ ان کی ساری عمر قال اللہ اور قال الرسول میں گزری ہے اس لئے اُن کی آنکھیں ایسی ترقی کا زمانہ دیکھنے کو ترستی ہونگی کہ اہلحدیث کی جماعت اس معراج پر پہنچ جائے کہ اُن کے سالانہ جلسے بڑی شان و شوکت سے ہزارہا آدمیوں کے مجمعوں میں ہوں اور سب موافق مخالف اُن کے خیالات کو سنیں اور اثر پذیر ہوں۔ آہ یہ کیسا خوشگوار موقع ہے آہ یہ کیسا دلپسند سین ہے جو ایک سچے عاشق اور حدیث کے سچے شیدائی کی انتہائی مراد ہے ایسا عاشق اسکو دیکھکر بیساختہ منہ سے کہدے

ذَالِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ

مگر افسوس اس قومی ترقی اس معراج بلندی کو نہ دیکھ سکے تو وہی جن سے یہ گمان نہ ہو سکتا تھا جن کا یہ اصول تھا کہ مشترک کاموں میں ہر ایک فریق سے مل جانا چاہئے یہاں تک کہ اُن کی عین تمنا تھی کہ مرزائی بھی اُن کو کسی متفقہ اسلامی کام کے لئے بلائیں تو وہ ضرور جائیں[1] ایسے بزرگ اہل حدیث کانفرنس کے برخلاف ہو رہے ہیں؟

تعزیہ داروں کو کہا جاتا ہے کہ تم لوگ سال کے بعد محرم کے شروع میں کیوں ماتم و شیون کرتے ہو اور سال بھر آرام چین سے بیٹھے رہتے ہو تو وہ اس کا جواب دیا کرتے ہیں کہ محرم میں کربلا کے روڑے بھی سُرخ ہو جاتے ہیں۔ یہی مثال ہمارے ان بزرگوں کی ہے سال بھر خاموش رہینگے نہ اصول خمسہ کی تصحیح ہوگی۔ نہ حواس خمسہ کی درستی۔ جونہی سالانہ جلسہ آیا ان کے خون نے جوش مارا کیوں؟ وہی قدرتی اصول جو اوپر مذکور ہوا۔

اس سال علیگڈھ کا جلسہ جس شان و شوکت سے ہوا پہلے سب جلسوں پر سبقت لیگیا۔ اسی قدر مخالفین کی طرف سے کوشش ہوئی۔ مگر افسوس اُن کی کوشش

[1] مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کیطرف اشارہ ہے

کا نتیجہ صرف اتنا رہا کہ جو کاغذ مطبوعہ یا قلمی بھیجے تھے وہ منتظمان جلسہ کے ہاتھ میں آتا وہ اُسکو فوراً سے پیشتر یہ کہکر ردی میں پھینکدیتے ؎

این چنیں رقاص را باید وصول این چنیں

اس دفعہ مخالفین کے مورچے تین مقامات سے تھے۔ بٹالہ، راولپنڈی اور خاص امرت سر۔ بٹالوی بزرگ نے ایک مضمون پیسہ اخبار میں چھپوایا پھر اُس کو اشتہار کی صورت میں کرکے علیگڈھ بھیجا ہم اس موقع پر مولوی محمد ابو القاسم بنارسی کی شکایت کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو مولانا بٹالوی کے اشتہارات کو اس عزت سے باندھ لے گئے کہ ہم ان پر مسودات لکھا کرینگے اور پیکٹ باندھنے میں لگائینگے انصاف یہ ہے کہ ان کا وزن کرکے ردی کے بھاؤ سے قیمت بٹالہ بھیجدیں؟ خیر یہ تو وہ جانیں اور یہ؟ ما را چہ؟

مولانا بٹالوی کا جواب پیسہ اخبار میں دیا گیا جو درج ذیل ہے:۔

جناب مولوی محمد حسین بٹالوی کا جواب	بزرگ پنجاب مولانا محمد حسین

بٹالوی کا ایک مضمون مندرجہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۰ مارچ، ۱۲ مارچ کی شب کو بمقام علیگڈھ میں نے دیکھا جسمیں صاحب موصوف اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے۔

مولٰینا موصوف نے بڑی شکایت یہ کی ہے۔ کہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس کی شرکت کے لئے مجھے نہیں بلایا بس یہی ایک بڑا بھاری گناہ ہے۔ واقعہ میں ہمیں بھی بلکہ ہر ایک واقف حال کو اس کا صدمہ ہے کہ مولانا بٹالوی جیسے مسن بزرگ ایسے قومی جلسے میں دیکھے نہیں جاتے بلکہ مدعو بھی نہیں ہوتے لیکن دنیا اگر عالم اسباب ہے تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی سبب ہوگا۔

میں مختصر الفاظ میں اس کا سبب بتلاتا ہوں۔ شروع انعقاد کانفرنس کے موقعہ پر مولانا کو رکن بنایا گیا۔ تو آپنے بڑی سختی سے انکار کیا۔ بلکہ محض میری رنجش کی وجہ سے اپنے رسالہ میں ایک نوٹ مخالف بھی لکھ مارا

اس پر بھی امرت سر کے جلسہ کے موقع پر آپ کو دعوتی خط گیا مگر آپ نہ آئے بلکہ امرت سر میں ایک چھوٹی سی جلسی کانفرنس بڑا کے مقابلہ میں کرادی جس میں آپنے مخالف علماء کے پیرو بنکر اہل حدیث کانفرنس پر خوب خوب تبرا بازی کی جزاھم اللہ۔

اس کے بعد پشاور کے جلسہ پر بھی آپ کو دعوت پہنچی جس کا آپ کو بھی اقرار ہے۔ اُس دعوت کے جواب میں بھی آپ نے اُسی طریق سے کام لیا جس سے پہلے لیا تھا اس لئے علیگڈھ کے جلسہ کی آپ کو دعوت نہیں بھیجی؟

غالباً ناظرین کو خیال پیدا ہوگا کہ آخر اس کی وجہ کیا کہ مولانا بٹالوی جیسے بزرگ ایسی قومی مجلس سے اتنے کشیدہ ہیں کہ اُس کی بیخ کنی کے درپے رہتے ہیں (گو آپ اس ارادہ میں کامیاب نہیں ہوئے جس کا انہیں سخت افسوس ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ چند دنوں سے آپ نے ایک جدت اختیار کر رکھی ہے یعنی اپنے نام نامی کے ساتھ "اہلحدیث حنفی" کا ٹائٹل لگاتے ہیں جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ اہل حدیث کا سادہ مذہب چھوڑ بیٹھے۔ اور ایک نئے مرکب مذہب کے پابند بنے ہیں بہت خوب۔ (چشم ما روشن)

مگر جماعت اہل حدیث چونکہ اس روش کو دورنگی کا مصداق جانتی ہے اس لئے وہ بزبان حال مولانا سے عرض کرتی ہے ؎

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

مولانا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے اختلافی مسائل کو عام جلسہ میں پیش کریں جس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوں۔ ممبران کانفرنس اس طریق کو مخل امن جان کر ٹلا دیتے رہتے ہیں۔ یہ ہے اصل اختلاف جس کی وجہ سے ہمارے بزرگ ہم سے جدا ہیں۔

اطلاع۔ چونکہ مولانا اپنے جدید خیال پر بہت کچھ مصر ہیں اس لئے اُن کو اطلاع دیگئی تھی کہ عام جلسے میں تو اس قسم کے مسائل کا تصفیہ نہیں ہو سکتا بعد جلسہ ۱۶ مارچ۔ کا دن آپ کے لئے مقرر کیا گیا ہے

ahmadimuslim.de

آپ تشریف لاویں۔ اور جس جس مسئلہ میں آپ کو ہم سے مخالفت ہو مجلس علماء میں بیٹھکر تصفیہ کرلیں۔ ادہر سے مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے۔ آپ دونوں کے سوا کوئی دخیل نہ ہوگا۔

اسی سے معلوم ہوجائیگا کہ آپ کی غرض مسئلہ کی تحقیق کرنے کی ہے یا جلسہ کی مخالفت اور پریشان کرنے کی۔

۱۶ مارچ کا سارا دن ہم علیگڈھ میں رہے مگر مولانا بٹالوی تشریف نہ لائے۔ اب ہم آپ کو اعلان دیتے ہیں کہ آپ آئندہ سالانہ جلسے سے پہلے پہلے ہم سے فیصلہ کرلیں۔ مگر کیا آپ کرینگے؟ آپ کے گزشتہ ایام پر نگاہ کرکے جواب نفی میں ملتا ہے۔ افسوس۔ انا للہ۔

(خاکسار ابو الوفاء ثناء اللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس)

یہ تو تھی جمہوری صورت کا جواب کہ ممبران کانفرنس کی طرف سے ہمارے مکرم محترم مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے جس میں بٹالوی بزرگ تشریف نہ لائے اور لاتے بھی کیوں جبکہ اُن کی غرض ہی یہ نہیں تھی کہ مسئلہ کا تصفیہ ہو بلکہ غرض یہ ہے کہ جلسہ میں شورشر ہو پولیس کو مداخلت کا موقع ملے۔ اور آئندہ کو کانفرنس کا جلسہ ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو۔ ورنہ بھلا مسئلہ کی تحقیق منظور ہوتی تو جو دن آپکو بتلایا گیا تھا اُس میں تشریف نہ لاتے؟ کیا اب بھی آئندہ کو فخر یہ فرمایا کرینگے کہ ہم نے آپ کا پشاور تک پیچھا کیا جبکہ علیگڈھ میں نہ آئے بلکہ پشاور جاتے جاتے جو لاہور کے سٹیشن پر علماء کانفرنس سے ملاقات ہوگئی تو وہاں ہی سے واپس شہر ہوگئے۔

خیر میں اس جمہوری قصے کو چھوڑ کر اپنی کہتا ہوں خاص میرے ساتھ جو مولانا کو نزاع ہے اُس کے فیصلے کے لئے جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ منصف مقرر ہوچکے ہیں جو دونوں کے بیانات سنکر انشاء اللہ معقول فیصلہ کردینگے اس لئے ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ آئندہ جلسہ پر مولانا بٹالوی ضرور شریک ہونگے انشاء اللہ

دوسرے درجہ پر راولپنڈی کی مخالفت ہے۔ اس مخالفت پارٹی کے سرگروہ یا کل فی الکل ہمارے مہربان قاضی عبد الاحد ہیں۔ آپ نے ایک مختصر سا رسالہ کانفرنس کے جلسہ میں بھیجا جس کا نام "التحذیر" تھا۔ اُس میں جناب کے بھائی صاحب نے لکھا ہے کہ میری بزرگ برادر قاضی عبد الاحد نے یہ رسالہ نہیں لکھا بلکہ میں نے لکھا ہے۔ رسالہ کے مضمون کی بابت تو میں نہیں کہتا۔ اُس کا تو کہنا ہی کیا ماشاء اللہ ہمہ نور بلکہ نورٌ علیٰ نور۔ میں صرف ان قاضی صاحب کی دیانت اور راست بازی کی بابت ایک راز ظاہر کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوجائیگا کہ یہ بزرگ دیانت اور صداقت سے کہاں تک مانوس ہیں۔ جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ رسالہ کا مصنف تو اپنے بھائی کو بنایا ہے ایسا کہ اُس میں اپنی شرکت کی مطلق نفی کرائی ہے مگر علیگڈھ میں جو رسالوں کے ساتھ خط بھیجا ہے اُس میں یہ الفاظ مرقوم ہیں:۔

از خاکسار عبد الاحد خانپوری عفی اللہ عنہ

بخدمت اخی فی دین اللہ جناب ....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسالہ التحذیر متعدد نسخے آپ کے نام رجسٹری کرکے روانہ کئے جاتے ہیں × × × اگر حق ہو تو اس کے مطابق عمل کریں۔ ورنہ خاکسار کو اس کی خطا پر اطلاع دیں تاکہ میں اس سے رجوع کروں یا جواب باصواب دوں۔

اللہ اکبر راستی بھی کیا ہی جادو ہے۔ اس خط میں صاف اقرار ہے کہ رسالہ میرا لکھا ہوا ہے اسی لئے تو اطلاع ملنے پر رجوع کا اقرار کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر مجھے ایک حکایت یاد آئی جو کسی جونپوری قاضی کے بھائی بند کی ہوگی۔

ایک موقع پر سیند لگ رہی تھی پولیس درپے تفتیش تھی۔ قاضی صاحب جو اوپر سے آئے تو تماشا دیکھنے کو کھڑے ہوگئے۔ ملزموں کو پٹتے ہوئے دیکھکر بولے کہ ایک بات میری سمجھ میں بھی آئی ہے۔ پولیس نے رودار آدمی مختار ریش دیکھکر پوچھا فرمائیے۔ آپ فرماتے ہیں میرے خیال میں چور نے سیند ادہر سے لگائی اور یہاں سے نکلا۔ جب وہ اس کنارے پر پہنچا تو مال کی گٹھڑی اندر رہ گئی اور میں باہر گر پڑا۔

یہی حال ہمارے (جونپوری نہیں) خانپوری قاضی صاحب کا ہے کہ مجھکو اس رسالہ کی غلطی سے اطلاع دیجئے تاکہ میں رجوع کروں۔ کوئی پوچھے آپ کون؟ غلط ہونے پر رجوع کرنا مصنف کا فرض ہے نہ کہ آپ کا۔

لیجئے صاحب ہم نے آپ کو آپ کی اس ڈبل غلطی پر اطلاع دی ہے کہ رسالہ کی نوشت سے آپنے انکار کرکے کذب بیانی کی ہے۔ آپ اس (مقدس) کذب بیانی سے رجوع کریں۔ بس یہی ایک نمونہ ہوگا آپکے آئندہ رجوع کا ؎

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

تیسرے درجہ پر امرتسری پارٹی کی مخالفت ہے اس پارٹی کے سرگروہ مولانا احمد اللہ صاحب ہیں۔ مولانا سو صرف ایک مسن بزرگ ہیں۔ اسّی سال سے آپ کی عمر متجاوز ہے۔ مولانا بٹالوی تو آپ کی نسبت بدگمانی سے مختل الحواس کا فتوے دیتے ہیں مگر ہم اس بٹالوی فتوے کی تصدیق نہیں کرتے بلکہ ہمارے خیال میں مولانا امرتسری کے حواس بٹالوی بزرگ سے اچھے ہیں۔ خیر اس کا فیصلہ تو خود ان دونوں کے صحبت یافتہ کرسکتے ہیں۔ امرتسری پارٹی نے تجویز کیا کہ پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے مباحثہ ہو منصف مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی ہوں وغیرہ۔ ہم نے ان سب صورتوں کو منظور کیا۔ مگر یہ لکھا کہ

(الف) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہشمند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جامع مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ۔

(ب) مولانا محمود الحسن صاحب کو آپنے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی۔ جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہٰذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرماکر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً انہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ محض بیکار ہوں)

کیسا معقول جواب ہے۔ مگر امرتسری پارٹی نے

(۳۴۵)

اس کے جواب میں ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں لکھا ہے کہ جلسہ بھی حسب منشاء ہمارے پندرہ روزہ علم ہو منصف کو تم ہی بلاؤ اور اخراجات بھی سب تمہارے ہی ذمہ ہونگے!

کیا خوب! تجویز تو کریں آپ لوگ اور انتظام کروں میں اور اخراجات بھی بھروں میں۔

ناظرین! دنیا میں کبھی کسی نے یہ انصاف دیکھا کسی عدالت میں سُنا کہ جو تنقیح مفید بحق مدعی ہو اُسکا ثبوت بذمہ مدعا علیہ ڈالا جائے۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

بس میرے امرتسری مہربان مطلع رہیں کہ میں ان کی تجویز کے مطابق پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ مولانا محمود حسن صاحب کی منصفی بھی مجھے منظور ہے۔ مگر چونکہ یہ دونو صورتیں آپ لوگوں کی تجویز کردہ ہیں اس لئے انتظام سب آپ ہی کے ذمہ ہے اس سے انکار کروگے تو دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ دال میں کالا ہے۔ ہمت کرو حوصلہ نہ ہارو۔ بلکہ نہ پھرو، آگے بڑھو، مرد میدان بنو۔ مگر کیا تو گے؟ ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار ان سے
وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

قادیانی مشن

مشترک کام میں شرکت

اہل حدیث کے ناظرین اور میری تقریروں کے سامعین خوب جانتے ہیں کہ میں اس اصول کا سختی سے پابند ہوں کہ میرا کوئی کیسا ہی مخالف ہو مشترک کام میں میں نے اس سے کسی مخالفت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہونے بھی نہیں دیا۔ مگر چونکہ ملک کا خصوصاً مسلمانوں کا مذاق اس کے خلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ مخالفت سے ہم کبھی شریک کار نہیں ہو سکتے جب تک ہمارے بعض امور میں توافق نہ ہو۔ اس لئے خواجہ کمال الدین صاحب اور میرا کسی جلسہ میں دوش بدوش بیٹھکر مشترک کام کرنا ایک عجیب قابل ذکر نظارہ سمجھا گیا حالانکہ اسلام کا ادنے کرشمہ ہے۔ قرآن شریف کھلے کھلے اور صاف صاف لفظوں میں ہدایت کرتا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَے الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (نیکی اور پرہیزگاری کے کام پر متفق ہو جایا کرو) یہی ارشاد زیر نصب العین ہے۔ اہور کشمیری میگزین لکھتا ہے

ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب	مولوی ثناء اللہ اور خواجہ کمال الدین ایک پلیٹ فارم پر

اہل حدیث بلکہ اپنی جماعت کے آرگن اہلحدیث کے ایڈیٹر اور لیڈر ہیں۔ اُدھر یہی درجہ و مرتبہ احمدی جماعت خصوصاً لاہوری پارٹی میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر کو حاصل ہے دونوں کے مذہبی عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہے اور اس قدر شدت اور کثرت سے کہ کبھی ان کے مل بیٹھنے کی توقع ہی نہیں ہو سکتی۔ مگر یہ طاقت اور یہ اثر اسلام ہی میں ہے کہ باوجود ان اختلافات کے جب خالص اسلامی معاملہ پیش نظر ہوتا ہے تو فروعات کو طاق پر رکھدیا جاتا ہے۔ چنانچہ کیم مارچ کے انجمن اسلامیہ مچھلی شہر (ضلع جونپور) کے جلسہ میں ایک ہی پلیٹ فارم پر مولوی ثناء اللہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے اسلامی حقائق اور اسلامی توحید اور اشاعت اسلام پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ اسی طرح یہ دونوں حضرت کشمیری انجمنوں میں (کشمیری الاصل ہونے کی وجہ سے) بھی دوش بدوش اپنے خیالات ظاہر کرتے رہے ہیں۔ لیکن جہاں اسلامی خدمات کی ضرورت ہوئی وہاں دونوں کو بلکہ تمام سمجھدار مسلمانوں کو اپنے ذاتی عقائد و خیالات کو الگ تہہ کرکے رکھنا پڑیگا جیسا کہ آج تک ہو رہا ہے اور آئندہ ہوتا رہیگا۔ پھر وہ لوگ کس قدر نادان ہیں جو کشمیری کانفرنس، یا اہلحدیث کانفرنس وغیرہ کے خلاف ہیں (کشمیری لاہور)

اہلحدیث:۔ خواجہ کمال الدین صاحب سے تو ہمارے بہت پرانے مراسم ہیں اور وہ ایک حد تک معقول آدمی ہیں۔ عرصہ ہوا آریہ اخبار مسافر آگرہ نے قادیانی پارٹی کو لکھا تھا کہ تم اسلام کی حمایت میں بولتے ہو پہلے تم مسلمانوں سے تو چھوٹ لو پھر ہم سے مخاطب ہونا۔ اس کے بغیر تمہارا منہ نہیں کہ ہم آریوں سے اُلجھو، تو اُس وقت میں نے یہ جواب دیا تھا کہ تمہارا (آریوں کا) یہ حق نہیں۔ سنو! اسلام کی تائید کرتے وقت اہلحدیث جیسا مخالف قادیانی جھنڈے کے نیچے کام کرنے کو تیار ہے جس پر الحکم نے بڑی شادمانی کا اظہار کیا تھا۔

میرے خیال میں ملک کو خصوصاً مسلمانوں کو ایک ایسی انجمن کی ضرورت ہے جس کی غرض ہی یہ ہو کہ مشترک کاموں میں ملکر کام کیسے کئے جاتا ہے۔ آہ یہ سب خرابیاں علم منطق نہ جاننے سے پیدا ہوتی ہیں اہلحدیث کانفرنس کے گزشتہ جلسہ علیگڈھ میں میں نے بالتفصیل بیان کیا تھا کہ اہل منطق نوع کے درجے میں تو دوسری نوع کو الگ کہتے ہیں۔ لیکن جنسیت کے درجے میں سب کو ایک جانتے ہیں۔ جنس قریب میں بھی جو تمیز رہتی ہے وہ جنس بعید میں نہیں رہتی۔ اسی لئے ہر طبقہ اپنے خواص میں ممتاز رہے۔ مگر جونہی اسلام کی عزت کا ذکر آوے تو وہاں مولانا جامی مرحوم کا شعر سامنے رہنا چاہئے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی!
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مچھلی شہر میں خواجہ صاحب سے ہماری خوب بنی مگر ایک بات میں خواجہ صاحب کی شکایت بھی سُنی گئی جس کی بابت میں بطور اظہار امر واقع کے کہتا ہوں کہ ہماری پارٹی کا غلبہ نہ ہوتا تو مولانا پارٹی بہت کچھ آپے سے نکل جاتی۔ خواجہ صاحب نے اثناء تقریر میں مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ جو شخص نافع الناس ہوتا ہے اُس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے کتنی لمبی عمر پائی، مولوی نورالدین صاحب نے لمبی عمر پائی۔ پھر بطور وزن شر سر سید اور نواب محسن الملک کی عمروں کا ذکر بھی کیا اتنے ہی میں علماء کرام نے سمجھا

ahmadimuslim.de

کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کی شخصیت کا ذکر کرکے موضوع جاں سے نکل رہے ہیں جھٹ سے مولوی ابوبکر صاحب جو سپوری نے آواز دی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا در اصل مرزا صاحب کے اس آخری فیصلہ کی طرف اشارہ تھا۔ جو مرزا صاحب نے ۱۵ را پریل سنہ ۰۷ء کو شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ یہ ہوگا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا! خواجہ صاحب اسپر متنبہ ہوئے اور سنبھلکر بولے کہ ہاں مولوی صاحب بھی بہت عمر پاوینگے۔

میری غرض اس واقع کے اظہار سے یہ ہے کہ ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس مضمون کو بھی سمجھی ہوئی ہے کہ مشترک کام میں بھولے سے بھی خصوصیات کا ذکر نہیں کرتی۔ ورنہ پچھلی سہ پہر میں خواجہ صاحب ایک تھے اور ہم متعدد۔ مولوی ابراہیم، غازی محمود، مولوی نور محمد، مولوی ابوبکر وغیرہ۔ لیکن ہماری طرف سے اثنار تقریر میں کوئی لفظ ایسا نہ نکلا ہوگا جس میں قادیانی مشن پر اشارۃً بھی حملہ ہو۔

امید ہے خواجہ صاحب بھی آئندہ کو اس کا لحاظ رکھا کرینگے۔

رقابت خدا کی شان ایک ہی فرقہ ہے اور اختلاف مزاجات کا یہ حال ہے کہ خواجہ صاحب اور اُن کے دوست تو متمنی ہیں کہ ملکر کام کریں مگر قادیانی پارٹی کو جلن ہے کہ یہ کیوں ملتے ہیں۔ چنانچہ الفضل ۱۴ مارچ کے پرچے میں بطور طعن ہمکو کہتا ہے کہ لاہوری پارٹی سے تو تم اب بغلگیر ہونے والے ہو خدا کرے ہم جلدی بغل گیر ہوکر قادیانی پارٹی کو مخاطب کریں ؎

جدا ہو یار سے تم اور نہ ہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

خطیب کا خطبہ

دہلی کے اخبار خطیب میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے۔ مضمون کیا ہے علم طبقات یا اسماء الرجال کا ایک حصہ ہے۔ ملک کے چیدہ چیدہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ہر ایک کی طرز زندگی پر مخلصانہ نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے مضمون ہذا کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ علماء ملت کا، دوسرا پولیٹیکل لیڈروں کا۔ علماء ملت کے ذیل میں مولانا اشرف علی۔ مولانا احمد رضا، مولانا شاہ سلیمان حافظ جماعت علی شاہ اور اس خاکسار کا ذکر کیا ہے۔ ہر ایک کی طرز زندگی پر مصلحانہ نکتہ چینی کی ہے میں بہت خوش ہوں کہ میرے ایک مخلص نے مجھے میرے عیوب پر اطلاع دیکر حق دوستی ادا کیا جزاہم اللہ مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ نکتہ چینی کہاں تک قابل اصلاح ہے تاکہ میں اس کی اصلاح کروں۔

میرے تذکرے سے پہلے حافظ صوفی جماعت علیشاہ کے تذکرے میں آپ فرماتے ہیں:۔

"لیکن باوجود ان تمام اوصاف کے ایک بشری کمزوری اُن (حافظ جماعت علی شاہ) میں یہ پائی جاتی ہے کہ ان کی انجمن کے جلسوں میں اور ان کے رسالہ میں اور تقریبات عرس میں زیادہ تر ان ہی کی مدح وثنا میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور یہ ذاتی مدح سرائی ان کے لئے عام رائے کے موافق نیکنامی کا ذریعہ نہیں ہو سکتی دوسری بات یہ ہے کہ اُن کے مرید نقشبند یہ سلسلہ کی محبت میں دیگر سلسلوں کو حقارت سے دیکھتے اور اُن کے متعلق سبک الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ شکایت نئی نہیں ہے مدت سے ایسا ہو رہا ہے جس پر میں نے ان کو ایک آدھ دفعہ توجہ بھی دلائی مگر اس کا کچھ نتیجہ نہ نکلا جس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ باتیں جو اُن کے مریدوں سے سرزد ہوتی ہیں اُن کے منشاء ومرضی کے موافق ہیں"۔

ناظرین اس بیان کے بعد میرا تذکرہ سُنیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں:۔

مولانا ثناء اللہ عصر جدید کے علماء میں مولانا ثناء اللہ صاحب بھی ایک خاص پایہ کے عالم ہیں۔ ان کی تحریر وتقریر میں بہت لطف اور علم کا نزالا انداز ہے۔ اہل حدیث کانفرنس کی بنا ان ہی کی بدولت پڑی۔ اہل حدیث کے ساتھ کانفرنس کا لفظ ایسا ہی بے جوڑ ہے جیسے صوفی کے ساتھ آل انڈیا اور کانفرنس کے الفاظ بے میل معلوم ہوتے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ نے بھی مخالفین اسلام کے سامنے بڑا کام کیا ہے اور اس معاملہ میں وہ اپنے حریف قادیانیوں سے کچھ کم نہیں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ گروہ بندی کا بُرا نامرض جو اگلے علماء میں تھا ان میں بھی موجود ہے۔ کبھی صوفی سید جماعت علی شاہ صاحب پر حملے کرتے ہیں کبھی دوسرے علماء صوفیہ پر۔ ان کا قلم اعتراضات کا عادی ہوگیا ہے۔ بعض اوقات اُن کے اخبار اہل حدیث میں صوفیوں کے خلاف ایسے دل آزار مضمون چھپ جاتے ہیں جن کو دیکھکر کوئی متحمل آپے میں نہیں رہ سکتا۔ تاہم ان کی شخصیت بہت ملنسار ہے۔ اور وہ ہر فرقہ والے سے خواہ اُس سے کیسی ہی مخالفت ہو ملنے جلنے میں تعصب نہیں کرتے۔ (خطیب ۲۲ مارچ)

ایڈیٹر:۔ حافظ جماعت علی شاہ کی بابت جو الزام ہے اُس کا جواب تو خواجہ صاحب نے خود ہی دیدیا کیونکہ جس امر کی نکتہ چینی خواجہ صاحب نے حافظ صاحب کی ہے وہی میں کیا کرتا ہوں کہ حافظ صاحب دعوے تو کرتے ہیں فقیری کا مگر عمل اُن کا دنیاوی بادشاہوں کا سا ہے۔ جو اپنی مدائح سُنکر خوشی میں انعام واکرام دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ صاحب کے رسالہ انوار الصوفیہ ہی میں لکھا تھا کہ ایک شخص نے آپکے سامنے قصیدہ پڑھا جس میں یہ شعر بھی تھے ؎

عدو جن کے دادین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

اُس شاعر کو تمغہ اور سند خلافت عطا کرکے مرید بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ایسا انعام تو متنبی کو بھی سیف الدولہ سے نہ ملا ہوگا۔

غرض میں جو حافظ جماعت علیشاہ کی بابت کہتا ہوں

٭ نمبر ۹ جلد ۷ صفحہ ۲۱

اخبار خطیب کا یہ قابلِ دید خاص نمبر جو ۲۸ اخباری صفحوں پر شایع ہوا ہے ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر ناظرین دفتر خطیب دہلی سے منگوالیں۔

(۳۴۶)

تو وہی کہتا ہوں جو خواجہ صاحب نے کہا۔

ہاں صوفیاء کے برخلاف مضامین کا اہلحدیث میں نکلنا مجھپر الزام عائد نہیں کرسکتا۔ وہ مضامین میرے نہیں ہوتے۔ اخبار قوم کی رائے کا آئینہ ہے صرف میری رائے کا نہیں میں تصوف کا حامی ہوں ہاں اہلحدیث ہی میں اُن کی حمایت پر نوٹ لکھا کرتا ہوں۔ مگر خواجہ صاحب معاف فرماویں تصوف اور چیز ہے بدعات اور شرک کی رسومات اور ہیں میں اُس تصوف کا قائل ہوں جو حضرت مخدوم العالم شیخ عبد القادر اور سید الطائفہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہما کے ملفوظات میں ملتا ہے میرا رسالہ شریعت و طریقت ملاحظہ ہو۔ نہ اُس تصوف کا جو پیران کلیر یا پاکپٹن میں آج کل نظر آتا ہے۔ میں فرقہ بندی کا سخت مخالف ہوں۔ لیکن اپنے ناقص علم کے مطابق کچھ اپنے اعتقاد اور کچھ اعمال رکھتا ہوں جو کسی کے موافق اور کسی کے مخالف ہونگے۔ اُن خیالات کی اشاعت بھی کرتا ہوں۔ مثلاً یہی کہ :-

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

یا یہ کہ :-

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

ان معنے سے کوئی صاحب مجھکو بھی کسی فرقہ میں شمار کرلیں تو اُن کا اختیار ہے ورنہ میں تو اپنے آپکو اصل اسلام کا پابند جانتا ہوں اور اُس درجہ تجرد پر سمجھتا ہوں جہاں پر فرقوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

خواجہ صاحب! میں تو فرقہ بندی کا ایسا مخالف ہوں کہ دنیا میں کوئی نہو گا بلکہ معاف فرمایئے آپ بھی نہ ہونگے۔ ثبوت یہ ہے کہ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ اس میں میری نگاہ حضرت عثمان، حضرت امام ابوحنیفہ، امام بخاری اور حافظ ابن حزم رضی اللہ عنہم پر ہے جنھوں نے اس قسم کی آزادی اور حریت کا ثبوت دیا ہے جزاھم اللہ۔

خواجہ صاحب! کیا آپ بھی فرقہ شکنی کا ایسا ثبوت دے سکتے ہیں؟ ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

خواجہ حسن نظامی اور قیامت

از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

یہ امر ایک حد تک تمام مسلمانوں کے قلوب میں جما ہوا ہے کہ قیامت کا دن بہت قریب ہے خواہ وہ اس کے مطابق عمل کریں یا نہ کریں لیکن بیساختہ لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتا ہے کہ "یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے"۔ جب کوئی بڑی بات کوئی بڑا حادثہ ہوتا ہے اُسوقت یہ آواز زیادہ سُنائی دیتی ہے۔ زلزلہ، قحط یا کسی اعجوبہ کا ظہور یا جنگ عظیم یہ سب اس کی تازہ کرنیوالی چیزیں ہیں۔ جنگ طرابلس کے بعد بلقان کی جنگ نے اس کو زیادہ بڑھایا۔ اب عالمگیر جنگ نے تو یقین دلا دیا کہ بس اب عنقریب وہ باتیں ظہور میں آنے والی ہیں جو قیامت قائم ہونے کی پہلی علامت قرار دی گئی ہیں۔

خواجہ حسن نظامی کا نام عنوان مضمون میں ہوسطے دیا گیا کہ جنگ طرابلس کے وقت سے انھوں نے خوب اور پیشین گوئیوں کو ملاکر پانچ چھ رسالے اس باب میں چھاپ ڈالے چونکہ مسلمانوں کے قلوب بعض اسلامی ممالک کے نکل جانے سے ایک گونہ بے چین ہو رہے تھے وہ رسالے ہاتھوں ہاتھ لئے اور ہزاروں کی تعداد میں بکے۔ رسالہ سنوسی وغیرہ میں زیادہ تر مدار اُن کے خواب پر ہے لیکن اسی سلسلہ میں ایک رسالہ کتاب الامر کے نام سے شائع کیا ہے جس میں سب سے زیادہ خرابی جو ہے وہ یہ ہے کہ حدیثوں میں قیامت کی علامتیں جو دخان وغیرہ مذکور ہیں اُن کی ایسی تاویلیں کی ہیں کہ الامان۔ غالباً اس سے بڑھکر تاویل القول بما لا یرضے بہ قائلہ کی مثل ملنی مشکل ہے۔ مثلاً علامات قیامت سے ایک علامت دخانی بیان کیگئی ہے اسکی تاویل انھوں نے تمباکو سے کی ہے اور وہ بھی نوشیدنی اور خوردنی دونوں کو لیکر اس کی عمومیت اور کثرت ثابت کی ہے۔ یہ ایسی تاویلیں ہیں کہ اس سے اہلحدیث کو خواہ مخواہ ایک طرح کی تشویش پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ یہ تاویل وَيُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا (ہماری آیتوں اور نشانیوں میں کجی اختیار کرتے ہیں) کی مصداق ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہم اس کو مفصل بیان کرینگے اور ایک ایک تاویل کو جو انھوں نے علامات قیامت میں کی ہے دکھائینگے فانتظر۔

تاریخوں کے دیکھنے سے یہ امر نہایت واضح ہوجاتا ہے کہ ہر زمانہ میں جبکوئی ہائلہ واقع پیش آیا ہے تو حدیثوں کی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کی توجہ ہوجاتی ہے۔ اسلام میں جب تاتاریوں کا فتنہ ہوا۔ اُس کو لوگوں نے یاجوج ماجوج سے تاویل کی اور یقین ہوگیا کہ بس اب سد سکندری ٹوٹ گئی اور فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا کا زمانہ آگیا۔ اسی طرح جب جب کوئی زلزلہ شدید یا قحط شدید آیا تو اسی طرح کا گمان ہوا اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابرو باد کا سامان دیکھکر گھبرا اٹھتے جیسا کہ حضرت عائشہ کی روایت اس باب میں صریح موجود ہے۔

امام سیوطی کے زمانہ میں جو ۹۰۰ھ کا زمانہ تھا ایک مفتی صاحب نے ایک موضوع مگر لوگوں میں شہرت یافتہ حدیث کی بناء پر یہ فتوے دیا کہ سنہ ایکہزار میں امام مہدی آخر الزمان صاحب الامر اور دجال کا ظہور ہوگا اور عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اترینگے اور نفخ صور وغیرہ علامات قیامت ظاہر ہوجائیں گی۔

وہ حدیث موضوع یہ ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یمکث فی قبرہ الف سنہ یعنی آپ اپنی قبر میں ہزار سال تک نہ رہینگے۔ امام سیوطی پر جب یہ فتوے پیش کیاگیا تو بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ حدیث موضوع ہی اور درحقیقت تھی بھی غلط۔ لیکن امام صاحب نے اپنی وسعت نظر اور وسیع معلومات کی بناء پر جو فتوے دیا وہ بھی اس زمانہ میں آکر غلط ہوگیا۔ امام صاحب نے یہ دعوے کیا تھا قول اول الذی دلت علیہ

ahmadmuslim.de

الآثار ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علی الف سنۃ ولا تبلغ الزیادۃ خمسۃ مائۃ یعنی اس دعوے کے غلط ٹھیرانے کے بعد میں پہلے باعث پر کہتا ہوں کہ جس بات پر آثار دلالت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس امت کی مدت ایک ہزار سے زیادہ ہوگی لیکن وہ زیادتی پانچسو سے آگے نہ بڑھے گی۔ (غرض کہ ۱۵۰۰ء میں قیامت قائم ہوگی) آج ہم دیکھتے ہیں کہ امام سیوطی کا یہ دعوے بھی غلط ہو گیا کیونکہ امام صاحب نے اپنے زمانہ میں (جو ۸۹۸ھ کا زمانہ ہی) ایک ہزار سنہ میں قیامت آنے کو اس لئے باطل فرمایا تھا کہ طلوع شمس از مغرب و خروج دجال و ظہور مہدی و نزول عیسےٰ علیہما السلام و جملہ علامات قیامت کے لئے دو سو برس کا زمانہ چاہیئے اور خروج دجال کا وقت اخیر صدی ہے۔ پس اس حساب سے ابھی دو سو برس سے زائد ہو جاتے ہیں اور مجموعہ اوقات ہزار سے بڑھ جاتا ہے اور ایک ہزار میں صرف ایکسو سال باقی ہیں۔ پس یہ کہنا کہ ایک ہزار کے خاتمہ پر قیامت ہوگی، غلط ہو گیا، انتہےٰ۔

لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ امام سیوطی کی اسی تقریر سے اُن کا دعوے بھی باطل ہو جاتا ہے کیونکہ دجال کا خروج اخیر صدی ہے اور جملہ علامات کے لیے دو سو برس کا زمانہ چاہیئے پس ۱۴۰۰ھ کے خاتمہ میں دجال کا خروج ہے اور دو سو برس اُس کے بعد چاہئیں پس مجموعہ ایک ہزار چھ سو برس ہو جاتے ہیں۔

حاصل بات یہ ہے کہ جس بات کو اللہ پاک نے اس طرح مخفی رکھا کہ اپنے رسول تک کو نہ بتایا یا مقربین فرشتوں کو بھی نہ بتایا۔ تمام مقربین بندوں کے بارے میں فرمایا وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ یعنی ان بندوں کو یہ خبر بھی نہیں کہ ہم کب اُٹھائے جائینگے۔ اور فرمایا فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا[علہ] اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ کے جواب میں مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فی خمس لا یعلمہا الا اللہ تعالےٰ (مشکوٰۃ) اُس کو ضعیف آثار اور اقوال صحابہ اور روایات اسرائیلیہ سے ہم کیونکر جان سکتے ہیں۔ حقیقت امر یہ ہے کہ بہت سی باتوں کو مرور زمانہ بتا دیتا ہے کہ یہ غلط ہے جسے معلوم نہیں کہ متقدمین کیا سمجھتے ہونگے۔ پس ہمیں قیامت کا علم اُسی کے حوالہ کرنا چاہیئے جس نے فرمایا ہے لا یجلیہا لوقتہا الا ھو (یعنی قیامت کو اپنے وقت پر وہی ظاہر کریگا) اور فرمایا: وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ وقت مقرر اُس کے پاس ہے" یعنی اُس کا علم کسی کو نہیں ہے معلوم نہیں کہ ابھی دنیا کب تک قائم رہے گی اور کیا کیا رنگ بدلیگی۔ اور کون کون نوابیغ اپنے اپنے وقت پر آکر نوا سنجی کرینگے اور کون کون صاحب حکومت اپنی اپنی فرعونیت دکھلائینگے۔

امام صاحب نے اپنے رسالہ کا نام تو بہت صحیح فرمایا الکشف عن مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف لیکن دعوے غلط فرمایا ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علی الالف ولا یبلغ الزیادۃ خمسمائۃ شائد امام صاحب کی یہ غرض ہو کہ آثار خواہ ضعیفہ ہوں یا کسی قسم کے وہ دلالت کرتے ہیں کہ یہ امت پندرہ سو برس سے آگے نہ بڑھیگی خود امام صاحب کا یہ دعوے نہو۔

بہرحال اس ساری بحث اور مرور زمانہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نص قرآنی اور صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں آثار ضعیفہ بالکل بیکار ہو جاتے ہیں صحیح حدیث اور قرآن نے صاف صاف فرما دیا تھا کہ قیامت کا وقت یا اس امت کی عمر کوئی نہیں جانتا لیکن آثار ضعیفہ سے معلوم ہوا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور رسول اللہ صلعم ساتویں ہزار کے تھوڑا قبل دنیا میں تشریف لائے لیکن مرور زمانہ نے اس ضعیف نہیں بلکہ موضوع اثر کو غلط کر دیا۔ اور یہ قاعدہ مسلم رہا کہ نقل صحیح عقل صریح کے مخالف نہیں واللہ اعلم بالصواب

[علہ] تو کس بات میں ہے اُس کے ٹھیراؤ کے بیان سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اُس کی (یعنی سب بیخبر ہیں)

[علہ] مسئول عنہا یعنی جس سے قیامت کا سوال کیا گیا ہے سائل (جبرئیل) سے زیادہ نہیں جانتا۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا" مسلمؒ

ایک نہائت مفید تجویز

جناب سکرٹری صاحب اہل حدیث کانفرنس۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بادب التماس ہے کہ خاکسار کے چند ناقص خیالات جو درج ذیل ہیں اگر مناسب ہو تو کانفرنس میں پیش کر کے مشکور فرماویں۔ تردید یا تائید میں بحث کا اور بشرط ضرورت عملی جامہ پہنانے کا زرین موقع ہوگا۔ وھو ہذا:۔

اہلحدیث کانفرنس کے فرائض اشاعت سنت و توحید۔ اس ظلمتکدہ میں زمانہ سلف کی تجدید وغیرہ وغیرہ۔ جس قدر اپنی نوعیت میں اہمیت رکھتے ہیں۔ اُسی قدر اعلےٰ پیمانہ پر تحصیل زر کے وسائل سوچنا اور اُن کا بہم پہنچانا بھی ضروری ہے۔

بلاشک متعلقین کانفرنس اس صیغہ میں انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اراکین انجمن پوری جدوجہد سے کام لے رہے ہیں۔ اور حقیقت میں بھی باوجود کام کرنے والوں کے کانفرنس کے بقاؤ دوام کا راز اسی زرہی میں مضمر ہے۔

اس کے متعلق خاکسار کا ایک مختصر مضمون بعنوان بالا اہلحدیث کے کالموں میں قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا، نمودار ہوا تھا جس کے تحت میں صاحب ایڈیٹر نے پُرزور الفاظ میں تائیدی نوٹ بھی لکھا تھا مگر اس کے متعلق تاحال کوئی عملی کارروائی عمل وقوع میں نہیں آئی۔ بطور یاددہانی بلیں چند الفاظ میں اس کا اعادہ کئے دیتا ہوں:۔

کانفرنس کے وسیع پیمانہ پر ایک تجارتی، صنعتی کمپنی ہو جس کا سرمایہ خدا کرے کئی لاکھ ہو۔ قیمت فی حصہ عہ یا عہ* ہو۔ بہی خواہان کانفرنس حتی الوسع حصص خریدنے اور فروخت کرنے میں سعی بلیغ فرماویں۔ نفع سے ایک تہائی یا نصف کانفرنس کا حق ہو باقی حصہ داروں کو تقسیم کیا جائے مزید تفصیل کے لئے اخبار ملاحظہ ہو جس میں اصل مضمون درج تھا۔

اس طریق سے وہ جملہ تکالیف جو عدم وصولی زر کی وجہ سے کانفرنس کو لاحق ہوتی ہیں انشاء اللہ رفع

* حصے کی قیمت میں میرا اختلاف ہے میں ۲ر بے انتہا کم قیمت سمجھتا ہوں تاکہ سب لوگ شریک ہو سکیں (ایڈیٹر)

(۳۴۹)

ahmadimuslim.de

ہو جائیگی اور کانفرنس بغیر اس کے کہ کسی پر بار ہو، بغیر اس کے کہ کسی کے آگے دست سوال دراز کرنے کی محتاج ہو اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائیگی اور مستحکم کھڑی ہو جائیگی۔ اور وہ مشکلات جو دیندار اور باوقار اصحاب کو تبدیلی وقت اور ناسازی زمانہ کی وجہ سے پیش آتی ہیں ایک حد تک دور ہو جائینگی کیونکہ آج کل اُن اصحاب کے لئے جو تجارت پیشہ نہیں ہیں روپیہ لگانے کے دو طریق ہیں:۔

(۱) ڈاک خانہ یا بنک میں جمع کرانا۔

(۲) کمپنیوں میں روپیہ لگانا اور نفع اور نقصان کا ذمہ وار بننا۔

پہلی صورت میں تو حرمت سود مانع ہے اور سود نہ لینے کی حالت میں عدم نفع۔

دوسری صورت اگرچہ بظاہر جائز معلوم ہوتی ہے مگر یہ کمپنیاں ممنوعات شرعی اشیا کی تجارت اور سودی کاروبار سے محفوظ نہیں۔

اگر مندرجہ بالا تجویز اپنے اندر کوئی وزن رکھتی ہے تو میں یہ بھی عرض کر دینا برمحل سمجھتا ہوں کہ اکثر نادار بھائی یکمشت روپیہ ادا نہیں کر سکینگے۔ اُن کے لئے ماہواری قسطیں مقرر کیجاویں تاکہ جتنے حصص وہ خریدنا چاہیں باسانی خرید سکیں۔

اگر میرے بزرگ اس خیال کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں اور جلسہ ہی میں ممبروں کو نامزدگی کا موقع دیں تو غالباً ایک سال تک کانفرنس اپنا خرچ خود برداشت کرنے کے قابل ہو جائیگی۔ فیاضوں کی فیاضیاں اس آمد کے علاوہ ہونگی۔ اور وہ بجائے اس کے کہ کانفرنس کو گڑھے سے سطح پر لاویں اس کو اعلےٰ سے ارفع کرینگی۔ اللھم یسر امورنا۔

(جعدار۔ ایک ناتوان) یکم مارچ ۱۵ء

ایڈیٹر:۔ تجویز نہایت مفید ہے۔ اس کمپنی کا نام **اہلحدیث کمپنی** ہو۔ اور صدر دفتر اس کا دہلی ہیں۔ مجھے خیال ہے کہ میرے دوست کہینگے کہ ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کی کوشش سے محمدیہ کمپنی قائم ہوئی جو آخر ٹوٹ گئی! اسکا جواب یہ ہے کہ محمدیہ کمپنی کے ٹوٹنے سے جو تجربہ ہوا ہے اُسی سے توقع ہو سکتی ہے کہ اہل حدیث کمپنی نہیں ٹوٹیگی انشاء اللہ اس سال تو جلسہ ہو گیا۔ آئندہ جلسہ تک اس کا فیصلہ ہو جائے تو کیا عجب بنارس کے جلسے میں اہل حدیث کمپنی کا افتتاح کیا جائے۔

یاد رہے کہ جو صاحب اہلحدیث کمپنی کی تائید کریں مہربانی سے اپنی شرکت کی رقم سے بھی اطلاع دیں خاکسار سردست دو سو روپیہ داخل کریگا۔ انشاء اللہ۔

(ابو الوفاء)

دُعا اور اُس کا فائدہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ ترغیب و ترہیب میں ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر من الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی۔

یعنی ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خوش معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ اُس کی دعا تکلیف کے وقت قبول کرے۔ اُس کو چاہئے کہ آرام کے وقت زیادہ دعا قبول ہونے کے لئے مانگے اور ترمذی کی روایت میں ہے قال رسول اللہ صلعم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا نازلہ و غیر نازلہ دونوں کے لئے مفید ہے، اے خدا کے بندو دعا کیا کرو، آیت قرآنیہ و حدیث نبوی سے دعاء کا کرنا ثبوت ہے اور مفید ہونا بھی، میں چند دعائیں اور وظیفے دفع بلیات کے لئے عرض کرتا ہوں تاکہ ناظرین اہلحدیث فائدہ اُٹھاویں۔

اوّل ہر روز دعا بعد سورہ تغابن دوم ختم بخاری شریف۔ سوم حصن حصین دلائل الخیرات و حزب البحر چہارم آیت الکرسی اور آخر رکوع سورۃ بقر کا۔ پنجم لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ کا وظیفہ۔ ششم حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ہفتم اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہشتم: فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ نہم۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ دہم۔ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث۔ یازدہم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ دوازدہم۔ اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح شانی کلہ لا الہ الا انت۔ سیزدہم۔ بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار۔ چہاردہم یا حفیظ یا سلام؛

ان دعاؤں کے سوا حدیث کی کتابوں میں اور بھی دعائیں دفع بلیات و آفات کے لئے مروی ہیں۔ اگر کسی کے دل میں یہ شبہ ہو کہ دعا طاعون کے لئے بھی کرنی چاہئے یا نہ (کیونکہ جب یہ بیماری مرتبہ شہادت کا ہے تو شہادت کو دفع کرنا نہ چاہئے)۔ جواب اس کا یہ ہے کہ طاعون مومنین اور اتقیاء کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافرین و اشقیاء کیلئے عذاب ہے اور ایک شے کا کسی کے لئے رحمت اور کسی کیلئے زحمت عقل کے قیاس کے برخلاف نہیں ہے۔ دیکھو بعض ماکول و مشروب صحیح کے لئے نافع ہیں اور مریض کیلئے مضر، جیسے دریائے نیل کا پانی فرعون اور قوم فرعون کے لئے باعث ہلاکت تھا۔ اور موسائیان کے لئے باعث رحمت و راحت، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ صحابہ کے لئے ذریعہ تقویت ایمان و حصول ثواب تھا اور کفار کے لئے ذریعہ لعنت و پھٹکار۔ باقی رہا طاعون اس کے لئے اس وجہ سے درست ہے کہ طاعون شرعاً وخز جن ہے یا یوں سمجھو شیطانی مرض ہے اور ہماری شامت اعمال کا ثمرہ ہے۔ شیاطین اور جنات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور اُن سے پناہ مانگنا شرعاً فرض ہے اور دعا شہادت کو مانع نہیں ہے۔ دیکھئے بوقت قتال دشمن کے وار کو بذریعہ سپر کے شرعاً جائز بلکہ مامور بہ ہے اور مخالف کے حملے سے بچنا شرعاً جائز ہے۔ باوجود اس کے اگر اہل اسلام کفار کے ہاتھ سے مقتول ہوئے تو یقیناً شہید ہونگے اور وار کے روکنے سے درجہ شہادت سے محروم نہیں رہتے۔

البتہ اگر قتال سے فرار ہونگے۔ اور خلاف حکم شارع کے اُس کو کار ثواب اور سپر سمجھینگے تو ضرور عذاب کے مرتکب ہونگے۔ علیٰ ہذ القیاس دفع طاعون کیلئے دعا اور درود اکرنا منافی شہادت اور رحمت کے نہیں ہے۔ غور کیجئے جہاد سے شہادت حقیقی حاصل ہوتی ہے مگر حدیث میں وارد ہے لاتتمنوا لقاء العدو (یعنی دشمن کے مقابلہ میں تمنا نہ کرو) وقت قتال نصرت اور فتح کے لئے دعا کرنا اور نہایت استقلال اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کرنا اور پیٹھ نہ دکھلانا حکم شارع سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(عبدالعزیز خریدار اہلحدیث نمبر ۳۴۷۶)

طعامِ ہنود

از مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

اس مسئلہ میں فاضل ایڈیٹر کی رائے بہت ہی صائب ہے کیونکہ ہنود کی حالتیں مختلف ہیں۔ حکیم محمد مجیب الرحمن صاحب کے ضلع کی وہ حالت ہے جو حکیم صاحب نے تحریر فرمائی۔ لیکن ہمارے ضلع کی حالت اس کے خلاف ہے۔ اس طرف کے ہنود برتنوں کی بڑی چھوت اور بڑی حفاظت اور بڑی صفائی رکھتے ہیں۔ بغیر مٹی سے ملکر دھوئے ہوئے کھانے پینے کے لئے استعمال نہیں کرتے اور اُن ظروف میں جو کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اُن میں پیشاب وغیرہ گندی چیزیں نہیں رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ ہر جگہ کے ہنود کی حالت یکساں نہیں۔ اور ہنود میں بھی مختلف طبقے ہیں۔ اسفل طبقے کی حالت جداگانہ ہے۔ اعلےٰ طبقہ میں برہمن چھتری، راجپوت، اگروالے، گوالے، یہ سب بہت زیادہ صفائی رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور ہنود کی قوموں میں اتنی صفائی نہیں۔ لہٰذا مسئلہ یہی ہے کہ حسب تجربہ و حالت عمل کرنا چاہئے۔ اگر مطلق غیر صفائی کا احتمال نہو تو شوق سے بلا احتیاط کھالینا غیر مناسب نہیں جیسا کہ آپ نے یہودیوں کا یا مشرکوں کا کھانا پانی استعمال فرمایا ہے دیکھو حدیث طویل[1] عورت مشرکہ مزادہ والی جس کو معہ شتر حضرت علی پکڑ لائے تھے اور اُس کا پانی لیا گیا تھا اور کچھ سوال بھی اُس سے نہیں کیا گیا کہ یہ تیرا ظرف کیسا تھا اور تو نے اسے دھوکر پانی اس میں بھرا ہے یا گندہ ہے۔ مکہ معظمہ میں جب تک آپ تشریف رکھتے وہاں کے اُن مشرکین سے کچھ احتراز نہ تھا جو سادہ مزاج تھے اور آپ سے مخاصمت نہ رکھتے تھے۔ مدینہ میں تشریف لیجانے کے بعد یہودیوں اور نصرانیوں کے کھانوں سے کوئی پرہیز نہ تھا حتےٰ کہ جنگ خیبر میں عبداللہ بن مغفل کا بیان ہے کہ ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک بڑا کپا اوپر سے پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں دیکھکر اچھل پڑا کہ اسے اٹھا لوں۔ میری نگاہ پلٹی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ دیکھکر مجھے شرم آگئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بلا احتراز اور بلا نکیر مال غنیمت میں کھانے پینے کی چیزیں جو ملتی ہیں لوگ اُسے کھالیتے۔

لیکن وہ حدیث جس میں اہل کتاب کے ظروف کے استعمال کی ممانعت وارد ہوئی اُس کے الفاظ پر غور کیجئے تو پتہ چلتا ہے کہ اس ممانعت میں کوئی راز مخفی ہے۔ سوال کا لفظ یہ ہے۔ انا بارض قوم اھل کتاب (ہم اہل کتاب کی قوم کی زمینداری میں رہتے ہیں) یعنی غلبہ انہی کا ہے افناکل فی اٰنیتھم (کیا اُن کے ظروف میں کھائیں) اس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب ہی کی قوم غالب تھی اس غلبہ کی وجہ سے مسلمانوں کے اخلاق، عادات، طرز معاشرت، ساری باتیں فنا ہوکر انہیں اہل کتاب کی خو بو، طرز معاشرت مسلمانوں میں آجانیکا بلاشبہ احتمال قوی ہے اس لئے روک دیا گیا۔ اسی لئے گو اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمانوں کو نکاح کرنا درست ہے لیکن چونکہ آج غلبہ انہی کا ہے اس لئے جو مسلمان کسی نصرانی عورت سے شادی کرتے ہیں بجائے اس کے کہ الرجال قوامون علی النساء اپنا اثر اُس پر کیا ڈالتے کہ خود اُسی رنگ میں رنگ کر کرسچین یا بددین یالا مذہب ہوجاتے ہیں۔ اور بجائے شکار کرنیکے خود انہی کے مذہب و ملت کے شکار ہوجاتے ہیں اسی بنا پر بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ایسے وقت میں اہل کتاب سے پرہیز لازم ہے۔

پس خلاصہ قول یہ ہے کہ جہاں ہنود اپنے ظروف میں بد احتیاطی کرتے ہوں وہاں بیشک احتیاط لازم ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے ظروف میں اگر وہ ناپاک اور حرام چیزیں رکھتے ہوں تو بیشک وہ ظروف بغیر غسل کردھوئے نہیں استعمال کرنے چاہئیں۔ اور اُنکے کھانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ویکرہ الاکل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل ومع ھذا لو اکل اوشرب فیھا قبل الغسل جاز ولا یکون اٰکلا ولا شاربا حراما ھذا اذا لم یعلم بنجاسۃ الاوانی فاما اذا علم فانہ لایجوز ان یشرب ویاکل منھا قبل الغسل ولو شرب او اکل کان شاربا واٰکلا حراما یعنی مشرکین (کفار) کے ظروف میں قبل دھونے کے کھانا پینا مکروہ ہے۔ اور اگر قبل دھونے کے کھا پی لیوے تو جائز ہے اور اس شخص کو حرام کا کھانے والا یا حرام کا پینے والا نہ کہینگے۔ یہ اس وقت میں ہے جبکہ ظروف کی نجاست نہ معلوم ہو۔ اگر معلوم ہوگی اور ظروف میں حرام چیزوں کا استعمال ہوا ہے تو قبل دھونے کے اُن ظروف کا استعمال جائز نہیں۔ اور اگر باوجود علم نجاست کے انہیں کھا پی لیویگا تو حرام کا کھانے اور پینے والا کہا جائیگا۔

فتح الباری میں ہے (باب آنیۃ المجوس)

والحکم فی اٰنیۃ المجوس لا یختلف مع الحکم فی اٰنیۃ اھل الکتاب لان العلۃ ان کانت لکونھم تحل ذبائحھم کاھل الکتاب فلا اشکال اولا تحل کما سیأتی مذکورا لاٰنیۃ التی یطبخون فیھا ذبائحھم

یعنی اہل کتاب کے ظروف اور مجوس کے ظروف کے استعمال کے بارے میں ایک ہی حکم ہے ایکا مختلف حکم نہیں ہے۔ کیونکہ علت ایک حکم ہونے کی اگر یہہ قرار دیجائے کہ مجوس کا ذبیحہ اہل کتاب کی طرح حلال ہے

[1] یہ ایک حدیث طویل ہے جس کو صحیح بخاری میں امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

ahmadimuslim.de

ویغرفون قد تنجست بملاقات المیتة فاهل الکتاب کذالک باعتبار انهم لا یتدینون باجتناب النجاسة و بانهم یطبخون فیها الخنزیر ویصنعون فیها الخمر وغیره ویؤید الثانی ما اخرجه ابوداؤد والبزار عن جابر کنا نغزو مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فنصیب آنیة المشرکین فنستمتع بها فلا یعیب ذالک علینا لفظ ابی داؤد فی روایة البزار فنغسلها وناکل فیها

تو کوئی اشکال نہیں یا مجوس کا ذبیحہ حلال نہ کیا جائے اور یہی صحیح ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے تو علت ایک حکم ہونے کی یہ ہے کہ وہ ظروف جن میں مجوس اپنے ذبیحے پکاتے ہیں اور ظروف مُنہ لگا کر نکالتے ہیں وہ مردار کے مخالطت سے ناپاک ہو گئے پس اہل کتاب کا بھی یہی حال ہے کیونکہ اہل کتاب بھی نجاست سے پرہیز کرنے کا دینی مذہب نہیں رکھتے اس لئے کہ اپنے ظروف میں خنزیر کا گوشت پکاتے ہیں اور ان میں شراب وغیرہ رکھتے ہیں۔ دوسرے احتمال کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسکو ابوداؤد اور بزار نے اخراج کیا ہے کہ ہم لوگ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہو کر جہاد کرتے تو مشرکین کے ظروف پاتے اسکے استعمال سے فائدہ اُٹھاتے تو اس امر کو ہم آپ پر معیوب نہیں جانتے یہ ابوداؤد کا لفظ ہے۔ اور بزار کی روایت میں ہے کہ ہم اُن ظروف کو دھو کر اُن میں کھاتے (پیتے)۔

دیکھو وہ ظروف جنمیں اہلی گدھے پکتے تھے جس کے بارے میں منادی کرائی گئی تھی ان الله ورسوله ینهیٰ عن الحمار الاهلیة فانها رجس (یعنی خدا اور رسول اہلی گدھے کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہیں) ان کے بارے میں وارد ہوا فقام رجل من القوم فقال نهریق ما فیها و نغسلها فقال النبی صلے الله علیه وسلم اوذاک یعنی ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کیا ہم ان ظروف سے گدھوں کے گوشت کو پھینکیں اور ان ظروف کو دھو ڈالیں؟ تو آپ نے فرمایا اچھا یہی سہی۔

لیکن کھانے کے بارے میں جو مسئلہ عالمگیری میں ہے ولا باس بطعام المجوس کله الا الذبیحة بہت صحیح ہے ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کھانا بے احتیاطی سے پکایا گیا ہے یا اس میں لحم خنزیر یا اور کوئی حرام یا نجس چیز ملی ہوئی ہے تو البتہ اس حالت میں پرہیز ضروری ہے۔ بہر حال اہل کتاب یا ہنود یا مجوس یا مشرکین سب کا حکم ایک ہی ہے جسکے یہاں بے احتیاطی ہو وہاں پرہیز لازم ہے خواہ اہل کتاب ہو یا مشرک ہندو یا کوئی اور جو احتیاط رکھتا ہے اُس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہندو یا مشرک من حیث مشرک یا ہندو ہونے ان سے کھانے پینے کا احتراز نہیں ہے کیونکہ یہ عقیدت کی ناپاکی ان کے قلوب میں ہے نہ کہ ظروف اور کھانوں میں۔ البتہ محبت اور موالات ایک علیحدہ چیز ہے جس سے صراحتاً ممانعت آ گئی ہے واللہ اعلم۔

(عبد السلام مبارکپوری عفی عنہ از مبارکپور)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ مورخہ ربیع الاول

بابت حدیث

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنٰکم

حدیث مذکورہ بالا میں حضور اقدس روحی فداہ صلعم نے عالم کی کمال فضیلت کے اظہار اور سامعین کے ذہن نشین کرنے کے لئے کفضلی علی ادنٰکم مثالاً وتشبیہاً ارشاد فرمایا۔ تاکہ عالم کی بے انتہا فضیلت معلوم ہو۔ اس سے بہتر کوئی اور طریقہ اظہار کمال فضیلت کے لئے ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ اور کلیہ ضروری نہیں بلکہ ادنٰے مشابہت اور مماثلت کافی ہوتی ہے جیسے زید کالاسد یہاں پر صرف مماثلت فی الشجاعت مقصود ہے۔ اسی طرح حدیث مذکور میں صرف اظہار نفس فضیلت منظور ہے کما لا یخفٰی علی العلماء المعانی والبیان۔ اور شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی اشعة اللمعات میں بزیر ترجمہ حدیث مذکور فرماتے ہیں:۔

خیال باید کرد کہ این چہ مبالغہ ہست۔ اول فضل آن حضرت صلعم بر انبیاء مرسلین ہست خصوصاً بر صحابہ خصوصاً بر آنکہ از ہمہ ادنٰے ہست۔

پس معلوم ہوا کہ حضور اقدس نے صرف اظہار کمال فضیلت کے لئے مبالغتاً ومثالاً کفضلی علی ادنٰکم ارشاد فرمایا ہے فقط والسلام

(خاکسار ابوالحیا سجاد حسین بادلی مقیم مین پوری)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ مورخہ ۱۹ ربیع الاول

بابت آیت

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

خاکسار کے نزدیک آیت مذکورہ میں حَرَّمَ بمعنے اَلْزَمَ یا اَوْجَبَ ہے پس اس صورت میں آیت کے معنی بالکل صاف ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ اور نہ اس صورت میں اس امر کی کوئی ضرورت رہتی ہے کہ لفظ مَا اور اَنْ پر کوئی بحث کیجائے بلکہ ان دونوں کو علیٰ اقوال المفسرین جس طرح چاہو رکھو مگر حَرَّمَ کو بمعنے اَلْزَمَ یا اَوْجَبَ قرار دینے میں آیت کے معنے بالکل بے تکلف ہو جاتے ہیں۔ یعنی اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ آؤ میں تمکو وہ باتیں پڑھکر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تمپر لازم یا واجب کی ہیں (وہ یہ ہیں) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔

اور اہل لغت نے بھی حَرَّمَ کے معنے وَجَبَ کے لکھے ہیں۔ چنانچہ صاحب صراح نے لکھا ہے۔

قال الکسائی معناه وَجَبَ۔ یعنی کسائی نے کہا کہ حَرَّمَ کے معنے وَجَبَ کے ہیں۔

پس اس صورت میں کوئی دقت نہیں رہتی اور آیت کے معنے بالکل واضح اور صاف ہو جاتے ہیں فقط۔ والسلام۔

(خاکسار ابوالحیا سجاد حسین بادلی مقیم مین پوری)

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۶/ (مینجر)

ahmadimuslim.de

ایک عجیب قادیانی مناظرہ

حسن اتفاق سے خاکسار کو ایک خانگی کام کے لئے سرگودہا میں جانا پڑا۔ بعد فراغت اپنے کام کے سرگودہا سے جب رخصت ہو کر بطرف غریب خانہ روانہ ہوا۔ اور اسٹیشن سرگودہا پر آکر ٹکٹ لیکر ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہوا۔ جس گاڑی کے کمرہ میں خاکسار سوار ہوا۔ اُسی کمرہ میں ایک اور صاحب بلباس مولویانہ ادھیڑ عمر میرے مقابل آبیٹھا۔ جب گاڑی وہاں سے چل پڑی تو اُس صاحب نے مجھکو کہا کہ میں جناب مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کا خادم ہوں آپنے آج تک مرزا صاحب کے سلسلہ میں بیعت کیوں نہیں کی کون سا امر مانع بیعت رہا؟ میں نے کہا مرزا صاحب کا دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا غلط تھا پھر بیعت کیسی؟ پھر وہ ذرا مسکرا کر کہنے لگا۔ مرزا صاحب کے حلقہ بگوش چھ لاکھ آدمی ہیں کیا یہ حقیقت پر صاف دلیل نہیں۔ میں نے کہا سر سید احمد کی جماعت اس سے کئی حصے زیادہ ہے۔ دیانند سرسوتی کی جماعت بھی آپ کی جماعت سے تعداد میں زیادہ ہے۔ حافظ جماعت علیشاہ علیپوری کی جماعت بھی آپ کے زیادہ ہے۔ سر آغا خان کی جماعت بھی مرزا صاحب کی جماعت سے بہت زیادہ ہے۔ اس سے آپ کی حقیقت کہاں ثابت ہو سکتی ہے؟ پھر وہ کہنے لگا کہ جس مخالف نے مرزا صاحب کے مقابل سر اٹھا کر مخالفت کی آخر وہ ذلیل ہو کر مرا۔ کیا ایسے شخص کو آپ کاذب کہہ سکتے ہیں؟ میں نے کہا جس مخالف نے مرزا صاحب کی مخالفت میں قدم اُٹھایا وہی فتح و نصرت کے ساتھ کامیاب ہوا۔ آخر سب سے زیادہ مخالف اور سخت سے سخت زک دینے والے مولینا شیر اسلام فاضل امرتسری ماشاء اللہ موجود ہیں۔ جن کے ساتھ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا پھر آپ جانتے ہیں کہ اُس آخری فیصلہ کا نتیجہ کیا نکلا کہ اُس فیصلہ والی شرط کے تھوڑے عرصہ بعد آنجہانی چل بسے اور مولانا صاحب تاحال زندہ موجود ہیں۔ اور دندناتے ہوئے آج تک مرزائی مسیحیت کی قلعی کھول رہے ہیں۔ اور اسی بحث میں آپ کی جماعت کے پیرو صاحب ایڈیٹر الحق دہلوی نے تین سو روپیہ نقد بھی نذر کیا جو شہر لدھیانہ میں عطا فرمایا تھا۔ کیا مرزا صاحب کی بیعت کے لئے کوئی عاقل تیار ہو سکتا ہے۔ ایسے مسیح موعود کو دُور سے سلام ہے۔ اس بات پر جو عوام الناس قہقہہ لگا کر ہنسے وہ بیان کرنا فضول ہے کیونکہ ہماری اس گفتگو کے وقت گاڑی کے کمرہ کے جملہ آدمی ہمارے اردگرد بشوق بیٹھے تھے۔ پھر وہ مرزائی صاحب کہنے لگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود اخبار اہلحدیث میں لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے اس تحریر کے موجب مولوی ثناء اللہ کا جو رتبہ ٹھیرتا ہے آپ خود وزن کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ یہ ثابت کردیں کہ مولانا صاحب نے اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے تو بیعت مرزا صاحب کی فی الفور کر لونگا۔ اُس نے کہا کہ آپ اخبار اہل حدیث اُن سے منگا کر دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ عرصہ سے میں اخبار کا خریدار ہوں۔ پھر دوبارہ منگانے سے کیا فائدہ۔ ہمارے پاس اہلحدیث کے فائل بہت مدت کے موجود ہیں۔ پھر وہ صاحب کہنے لگے کہ ہمارے ہاں ایک پاکٹ احمدیہ چھپی ہوئی ہے اُس میں صاف لکھا ہے کہ فلاں تاریخ کے اہلحدیث میں یہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا میں نے مبلغ پانچ روپے کھول کر سامنے رکھدئے اور کہا کہ اگر آپ اس امر کے متعلق یہ لفظ اخبار اہلحدیث کے کسی پرچہ میں دکھلا دیویں کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے تو یہ ۵ر آپ کو انعام دیتا ہوں۔ آپ ورق گردانی کی محنت میں یہ انعام حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ یہ تحریر نہ نکال کر پیش کر سکیں تو آپ اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث مشتہر کردیویں کہ میں نے رجوع بحق کر لیا ہے۔ یہ سنکر سواری کے جملہ اشخاص نے واہ واہ کا آوازہ کیا۔ مرزائی صاحب پھر ارشاد فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ موضع بھلوال میں اُتریں ہماری جماعت کے یہاں چند افراد ہیں اور وہاں سے پاکٹ احمدیہ بھی مل سکیگی۔ وہاں چل کر ملاحظہ کر لیویں۔ میں نے کہا کہ گو میں نے ٹکٹ پنڈی بہاؤالدین کا لیا ہوا ہے مگر میں اتر سکتا ہوں بشرطیکہ آپ مجھکو تحریر کردیویں کہ نہ نکالنے پر خرچہ و ہرجانہ پیش کرونگا۔ مگر وہ صاحب اس سے انکاری ہوگئے کہ آپ حق کے طالب ہیں یا روپیہ کے۔ ہاں شاید آپ کو ثناء اللہ والا جسکا تمام جماعت اہل حدیث کو پڑ گیا ہے۔ میں نے کہا میں نے تو خود پانچ روپیہ سامنے رکھے ہوئے ہیں پھر ہمکو خواہ نخواہ بدنام کرنا عجیب انصاف ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اچھا ہرجہ کا تذکرہ تمکو معاف کرتا ہوں آپ یہ تو تحریر کردیویں کہ اگر میں یہ عبارت نہ نکال سکا تو توبہ کر کے مسلمان خادم اہل حدیث ہو جاؤنگا۔ مگر وہ تحریر سے بھی انکاری ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کردیں۔ میں نے ہرچند عوام الناس کو تالیاں بجانے سے منع کیا مگر عوام الناس زمیندار کب باز آسکتے تھے۔ اُن صاحب کا نام غلام حسین یا غلام حسن عرف مولوی ... اُن کے پاس اخبار الفضل قادیان کا پرچہ بھی جاتا ہے کیونکہ اس نے مجھکو پرچہ الفضل دکھلایا تھا۔ اور کہا تھا اہل حدیث سے از حد عمدہ اور قابل دید پرچہ الفضل ہے آپ اسے دیکھیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے بڑے مرزا صاحب کی کتابیں دیکھی ہوئی ہیں آپ اب چھوٹے مرزا جی کے ... اخبار کو پیش کرتے ہیں۔ میں زمیندار آدمی ہوں اتنی فرصت نہیں کہ ایسے اخبارات کا مطالعہ کر سکوں۔ خیر اسی گفتگو میں اسٹیشن بھلوال پر گاڑی آگئی وہ صاحب تشریف لے گئے۔ اور خاکسار وہاں سے غریب خانہ میں پہنچ گیا ٭

المرسل:- نور محمد عفا اللہ عنہ خریدار ۲۹۸۰

(از موضع میاں ضلع جہلم)

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴ر

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما۔ قابل دید ہے قیمت ۵ر

علم الفقہ - فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث قیمت ۱ر (مینیجر اہلحدیث)

۵ آپ نے کیوں نہ کہدیا کہ یہ جسکا تو ہمکو قرآن مجید نے لگایا ہے جس نے حکم دیا ہے فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا (ایڈیٹر)

(۳۲۳)

فتاوے

س نمبر ۱۲۹ - جنبی عورت مردہ کو چھو سکتی ہے یا نہیں۔ (خاکسار حسن خان از جمالپور)

ج نمبر ۱۲۹ - اس کے منع کی کوئی آیت یا حدیث میری نظر سے نہیں گزری اس لئے جائز ہے۔

س نمبر ۱۳۰ - مردہ کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۰ - ایک روایت ہے کہ غسل دینے والا غسل کرے۔ علماء نے کہا ہے غسال کو غسل کا حکم استحبابی ہے واجب نہیں۔

س نمبر ۱۳۱ - جو حدیث میں آیا ہے کہ بی بی قضا کر جائے تو شوہر اُس کا غسل دے اور شوہر مر جائے تو بی بی اُس کی غسل دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی کو غسل دیا ہے یا نہیں۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۳۱ - آنحضرت نے بیوی کو فرمایا تھا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مر گئی تو میں تجھے غسل دونگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ حدیث کا مطلب حکم نہیں بلکہ جواز ہے۔

س نمبر ۱۳۲ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل کس نے دیا تھا؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲ - حضرت.. کو غسل صحابہ کرام نے دیا تھا۔

س نمبر ۱۳۳ - نماز میں سورہ الحمد کے بعد کوئی سورت کی جگہ آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں

(ایضاً)

ج نمبر ۱۳۳ - آیت الکرسی پڑھ سکتا ہے فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

س نمبر ۱۳۴ - ایک آدمی کارخانہ ریلوے میں نوکر ہے جسکو آٹھ گھنٹہ روزانہ کام کرنا پڑتا ہے اور ظہر کی نماز پڑھنے کی فرصت نہیں ملتی۔ اب نماز پڑھنے سے مجبور رہے اور نوکری چھوڑ نہیں سکتا (ایضاً) (کمترین حسن خان سوداگر خریدار ۲۷۵۴ جمالپور ضلع مونگیر)

ج نمبر ۱۳۴ - عصر کے ساتھ جمع کر کے پڑھ لیا کرو (۹ مردا خل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۵ - زید کہتا ہے کہ نماز مغرب کا وقت اس قدر نازک و تنگ ہے کہ ۵، ۷ یا انتہا یہ کہ ۱۰ منٹ کے بعد بالکل ہی زائل ہو جاتا ہے، پھر اس کے بعد اگر کوئی نماز پڑھے تو وہ قضا سمجھی جائیگی، نہ ادا۔ اور اس پر بخاری و مسلم کی وہ حدیثیں پیش کرتا ہے کہ جنمیں بجز اس کے کہ آں حضرت صلعم نماز مغرب اُس وقت پڑھتے کہ بعد فراغت نماز لوگ تیروں کے بدن دیکھ سکتے تھے اور کوئی ثبوت نہیں بتلاتا۔ اور بکر کہتا ہے نہیں، وقت مغرب تا بقاء شفق باقی رہتا ہے۔ وجہ کیا ہے کہ نہیں ہر نماز کا ابتدائی اور انتہائی وقت بتلایا جائے اور مغرب میں ۵، ۷، یا ۱۰ منٹ بعد یہ بھی تا آغاز وقت عشاء ہونا چاہئے صاحب بخاری و مسلم نے محض ابتدائی وقت کی حدیثوں پر اکتفا فرمایا ہے۔ یا یوں کہئے کہ امام صاحب کو اسکے علاوہ اور حدیث ہی نہیں ملی۔ علاوہ بریں امام صاحب کی حدیث سے ہی صاف واضح ہو رہا ہے کہ آنحضرت نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو وصل فرمایا ہے بحالت سفر اور حضر بھی، پھر جب ظہر اور مغرب اپنے مابعد عصر اور عشاء میں بحالت وصل ایک سمجھے گئے تو پھر کون سی کنہ وصفت درمیان میں حائل ہے کہ ظہر اور مغرب کو صفت واحد سے مستثنےٰ کرتی ہے۔ ہمارے پیشوایان اسلام بہ ثبوت حدیث صحیح اس کا تصفیہ فرماویں۔ (حافظ محبوب الرحمن چناروی)

ج نمبر ۱۳۵ - بکر کا قول صحیح ہے منٹوں کا حساب بعد زمانہ رسالت کے ہوا ہے اس حساب پر شرعی احکام کیسے مبنی ہو سکتے ہیں۔ شرعی احکام سب قدرتی اوقات پر ہیں۔ مغرب کا وقت تا غروب شفق حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے یا سفیدی۔ حنفیہ سفید کہتے ہیں دیگر علماء سرخی کہتے ہیں سو اس کا فیصلہ آسان ہی لغت عرب موجود ہے۔ اُس میں شفق کے معنے سرخی کے ہیں۔

س نمبر ۱۳۶ - جہری نمازوں میں مستورات پردہ نشین قرات بالجہر پڑھ سکتی ہیں یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۶ - احکام شرعیہ میں سب امت مساوی ہے تاوقتیکہ تخصیص کسی صنف یا فرد کی ثابت نہ ہو۔ عورتوں کے حق میں ایسا کرنے کی ممانعت نہیں ملتی لہذا کر سکتی ہیں۔

س نمبر ۱۳۷ - حدیثوں میں محققین اسلام نے سب سے زیادہ معتبر کس کتاب کو مانا ہے؟

حافظ عبدالرحمن چناوی مکان نمبر ۴ گلی ۲۵ ذریعہ عید و بخش تمباکو مرچنٹ رنگون (برہما)

ج نمبر ۱۳۷ - صحیح بخاری اور مسلم کو۔ (۴ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۸ - ہمارے علاقہ میں ہم غریب لوگ اکثر مچھلی کا شکار بذریعہ کچھوؤں اور مینڈک کے کرتے ہیں۔ حال میں ایک فتوے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مفتی صاحب نے حدیث مسلم شریف کے حوالہ سے اس طرح کے شکار سے منع فرمایا ہے۔

مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا"

یعنی جس چیز میں جان ہو۔ اُس کو نشانہ مت بناؤ، چونکہ کچھوؤں اور مینڈک کو مچھلی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس لئے منع ہے۔ (خاکسار عبدالصمد خریدار ۱۷۸)

ج نمبر ۱۳۸ - حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ زندہ جانور کو کسی خاص مقام پر کھڑا کر کے نشانہ بازی نہ کرو جیسے چاند ماری میں ایک نشان پر نشانہ مارتے ہیں۔ مینڈک یا کچھوے تو ایسے نہیں کئے جاتے بلکہ مردہ مینڈک کا گوشت کانٹے سے لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں یہ حدیث کے مضمون میں داخل نہیں پس جائز ہے۔ (۳ پائی داخل غریب فنڈ)

ahmadimuslim.de

متفرقات

درخواست معافی

رحمت شاہ ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم ساکن کریال ضلع گوجرانوالہ ایک لمبی تحریر میں بخدمت اہل اسلام عموماً اور مولوی محمد علی صاحب واعظ، مولوی نیاز علی صاحب، مولوی چراغدین صاحب، مولوی عبدالعزیز صاحب تلو میاں سنگھ مولوی محمد الدین صاحب مکتبہ میں خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ میرے خسر مرزا محمد مراد بیگ صاحب سے میری صفائی کرادیں۔ میں ہر قسم کے شرعی گناہ سے تائب ہوتا ہوں۔ امید ہے موصوفین خصوصاً بحکم اَصْلِحُوا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ توجہ فرماویںگے۔

انجمن اسلامیہ مچھلی شہر ضلع جون پور

کا سالانہ جلسہ شروع مارچ میں ہوا تھا جس میں بڑے بڑے نامی معززین تشریف فرما تھے۔ جناب مولینا ثناء اللہ صاحب، مولانا ابراہیم صاحب، غازی محمود صاحب بی اے (دھرمپال) خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی ابو بکر صاحب جونپوری، مولوی نور محمد صاحب امرتسری وغیرہ نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔ مچھلی شہر کے معزز رئیس سید محمد نوح صاحب نے ایک قابل قدر نظم پڑھی۔ مولینا ثناء اللہ صاحب کی کوشش سے نوربافوں کے دو گروہوں میں بہت پرانی مخالفت کی مصالحت ہوگئی۔ نیز مولانا صاحب نے مسلمانوں کی ایک تجارتی کمپنی کی بنیاد بھی رکھی۔ انجمن اسلامیہ بھی مولانا صاحب ہی کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ امید ہے مولانا موصوف اپنے ان دونوں پودوں کی طرف خیال رکھینگے۔" (مختصراً۔ ایم محمد احمد از مچھلی شہر)

درخواست اخبار

میں غریب آدمی ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ اخبار اہلحدیث جاری فرمادیں (واحد علی طالب علم مدرسہ اسلامیہ برہنڈہ ڈاکخانہ رامپور ہیرے ضلع مظفرپور)

المسلم میں رعایت

میرے ماہواری رسالہ المسلم کی قیمت ۱۲؎ ہے۔ جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل نابھہ نے عہ۵ روپیہ امداد فرمائے ہیں اس لئے ۲۰ جدید خریداروں کو ایک ایک روپیہ تخفیف کرکے عہ۲ سالانہ پر جاری ہو سکیگا (غازی محمود بی اے (دھرمپال) ایڈیٹر المسلم لودیانہ)

قبول اسلام

بابو شادی لعل عیسائی مع اپنی اہلیہ اور بچوں کے مشرف بہ اسلام ہوئے اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔

(محمد علی مدرس اول از چک ۲۴۲ ضلع لائلپور)

یادرفتگاں

بھائی شیخ انور علی بعارضہ بواسیر فوت ہوگئے۔ ×۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ میرے ماموں حاجی نور محمد ساکن کڑوہ دیوالہ ضلع ہوشیارپور پرانے اہلحدیث تھے فوت ہوگئے۔

(محمد علی امیر بچھ ضلع ہوشیارپور)

×علماء کرام سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں (راقم عبدالغنی از موضع رجو ڈاکخانہ بندل ضلع دربھنگہ)

علماء و طلباء کو خوشخبری

چند عربی کتابیں مفت

اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب ھدیۃ المھدی کے کل حصص کی خواہش رہتی اور ان کے خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے رہتے۔ ان کو مطلع کرتا ہوں کہ مولانا ممدوح نے "ہدیۃ المہدی" کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کے لئے خاکسار کے پاس بھیجدیئے ہیں۔ اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول کے لئے حسب تفصیل ٹکٹ بھی بھیجیں ورنہ بلا ٹکٹ (بیرنگ یا ویلیو) کتاب نہیں بھیجی جائیگی۔

واضح ہو کہ ہدیۃ المہدی حصہ اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم مسمے بہ المشرب الوردی۔ ان پانچوں کے لئے ۲ر کا ٹکٹ آئے اور ہر کتاب کیلئے علیحدہ ۱۰ر کا۔ اسی حساب سے چند نسخوں کے لئے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ ان کے ہمراہ رسالہ عمدۃ الرفیق و رسالہ الاصباح بھی مفت دیئے جائینگے

پتہ یہ ہے:-

(مولوی) محمد ابوالقاسم مالک سعید المطابع پریس محلہ دارانگر شہر بنارس)

مفت

رسالہ حکم الکتاب مع ضمیمہ قیمتی ۸ر اور رسالہ احسن المقیاس فی تقلیم الکتاب علی القیاس دونوں کے لئے ۲ر محصول ڈاک آنے پر مفت (محمد ولد حافظ قادر بخش چاہ خلیل ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان)

الانصاف مفت

الانصاف فی حق الکتاب مفت فی نسخہ ۲ پائی کا ٹکٹ بھیجدیں۔ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

ایک سوال بابت قیام در میلاد

خدمت مولوی خیر الدین احمد صاحب ساکن سرسہ ضلع حصار

براہ کرم اس عربی عبارت کے معنے مشرح تحریر فرماکر مجھے سمجھاویں کہ اس کے کیا معنے اور کیا مطلب ہے وہ عربی عبارت یہ ہے:-

ان القیام وسیلۃ الی السجود للخرور السجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادۃ بدون القیام کالسجدۃ التلاوۃ والقیام لم یشرع عبادۃ وحدہ وذالک لان السجود غایۃ الخضوع حتی لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام (غنیۃ المستملی صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ مصر) از نام احقر ابوالسعید محمد عبدالمجید (اہلحدیث ملو سنام) (ایگاؤں ریاست پٹیالہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ ۵-۶ ماہ سے سخت بیمار ہے ناظرین اخبار اہلحدیث سے میری مستدعی ہوں کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی فقط والسلام (اللہ شفا بخشے۔ ایڈیٹر)

(المستدعی:۔ احقر مذکور)

(۳۷۵)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق قابل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے۔ کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۲ سے ۲۸ مارچ تک جو خبریں پہنچی ہیں۔ اونکا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حال میں ایک جدید قانون حفاظت ہند کے لئے بنا ہے۔ [illegible] جو اشخاص پر حاوی ہوگا

(۱) مخالف سلطنت سے تعلق رکھنے والے۔

(۲) فوج کو روکنے والے

(۳) غلط خبریں مشہور کرنے والے

ایسے لوگوں کے مقدمات کے لئے تین کمشنر مقرر ہونگے جن کے فیصلے کی اپیل نہ ہوگی۔

انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہازوں نے درہ دانیال کے قلعوں پر سخت حملے کئے۔

ان حملوں میں ایک فرانسیسی اور دو انگریزی جہاز غرق ہو گئے۔ اور ایک جہاز قابل مرمت ہو گیا

مغروق جہازوں کے نام بووٹ۔ اوشن۔ ارزسٹبل تھے۔ اور قابل مرمت کا نام گولوئس۔

کہتے ہیں کہ بحری تہہ کی سرنگیں سمندری لہروں سے بہ کر ان جہازوں سے ٹکرائیں

فرانسیسی جہاز بووٹ کا تمام عملہ جو قریباً چھ سو آدمیوں پر مشتمل تھا۔ غرق ہو گیا۔ انگریزی جہازوں کے تمام آدمی بچائے گئے۔

انگریزی فرانسیسی جنگی جہازوں نے صرف ایک دن میں قلعوں پر دو ہزار گولے پھینکے۔

مغروق اور از کار رفتہ جہازوں کی جگہ پر کرنے کے لئے جہازات کوئین۔ امپلیکیبل۔ اگوی بیری۔ اور ہنری کو ادھر بھیجے گئے ہیں

اس کے بعد چونکہ سمندر میں سخت طوفان پیدا ہو گیا۔ اس لئے دردانیال کی جنگی کارروائیاں ملتوی ہو گئیں خیال کیا جاتا ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھا کر ترک پھر قلعوں کو درست کر رہے ہیں اور نئی توپیں چڑھا رہے ہیں

انگریزی تجارتی سٹیمر فالابا کو ایک جرمن آبدوز نے غرق کر دیا۔

سات جرمن جنگی جہازوں نے گولڈ سینڈ (روسی ساحل) پر گولہ باری کی۔

ہوائی جنگ میں صرف دو معرکے قابل ذکر ہیں۔ (۱) جرمن ہوائی جہازوں نے پیرس میں بم پھینکے۔ (۲) انگریزی ہوائی جہازوں نے زیبرگ میں آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر بم پھینکے جن سے دو آبدوز کشتیاں جل گئیں۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچا۔

قاہرہ کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ ایک ہزار ترکی فوج الکنطرہ کی چوکی کے قریب نہر سویز کے مقابل دیکھی گئی جس کو پسپا کر دیا گیا۔

آسٹریا کے مشہور قلعہ بند شہر پرزمسل کو چھ ماہ کے محاصرہ کے بعد آخر روسیوں نے فتح کر لیا۔

وینس (اٹلی) کا تار مظہر ہے۔ آسٹروی پیدل سپاہ کی سالم کمپنیوں نے جو اطالوی النسل تھے۔ اپنے افسروں کے اغماض سے روسیوں کے سامنے ہتھیار ڈالدیئے تھے۔

پیٹروگراڈ پایہ تخت روس میں پرزمسل کی تسخیر پر بڑی خوشی منائی گئی

وانشا دار الخلافہ آسٹریا کی اطلاع مظہر ہے کہ پرزمسل کی فوج نے دشمن کے سامنے اوس وقت ہتھیار ڈالے جبکہ تمام ذخائر ختم ہو چکے تھے۔ شہر کو روسیوں کے حوالے کرنے سے پیشتر آسٹریوں نے تمام قلعوں۔ توپوں۔ گولہ بارود وغیرہ کو تباہ کر دیا تھا۔

پرزمسل کی تسخیر سے بقول آسٹرین کمانڈر جنگ کی عام حالت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔

پرزمسل کی تسخیر سے جو روسی فوج فارغ ہو چکی ہے۔ مبصرین جنگ کا خیال ہے۔ کہ وہ اب کراکو کی طرف بھیجی جاویگی۔

پیٹروگراڈ (روسی) کا تار مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے روسی پولینڈ میں جو شہر اور قصبے اور ۴ ہزار پانچ سو گاؤں تباہ کر دیئے ہیں مجموعی نقصان کا اندازہ ۱ کروڑ پونڈ کیا گیا ہے

اٹلی کے امیر البحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو اٹلی کا جہاز کسی قسم کا سامان تجارت لے کر آسٹریا کی طرف روانہ ہوگا وہ گرفتار کر لیا جاویگا۔

جرمن اور آسٹروی سفراء متعینہ اٹلی نے اپنے ممالک کے باشندوں کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ فوراً اٹلی سے روانہ ہو جائیں۔

باوجود اس اطلاع کے بہت سے جرمن اٹلی میں جرمنی سے تازہ وارد ہو رہے ہیں۔ اٹلی کی پولیس انہیں جاسوس سمجھ کر ان کی نگرانی کر رہی ہے

آسٹریا بھی اٹلی کی سرحد پر بسرعت تمام فوجیں جمع کر رہا ہے۔

بقول نامہ نگار پانیر معرکہ نیو چیپل میں جہاں انگریزی فوجوں نے جرمنوں کو سخت شکست دی تھی۔ پانچسو انگریزی افسروں کا نقصان ہوا۔

مغربی میدان جنگ میں انگریزی فرانسیسی فوجوں نے معقول ترقی کی اور جرمنوں کے بہت سے حملوں کو مسترد کر دیا۔

جرمن ہیڈ کوارٹر میں جرمنوں کی ایک جنگی کونسل منعقد ہوئی جس میں قیصر۔ جنرل وان فاکین ہین۔ ولیعہد جرمنی۔ ولیعہد بویریا اور دوسرے جرمن کمانڈر بھی موجود تھے۔

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی کو حضور وائسرائے نے اعلیٰ درجہ کا تمغہ قیصر ہند مرحمت فرمایا ہے۔

دو لاکھ کا عطیہ۔ مہاراجہ صاحب الور نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے مسودہ کے کونسل میں پیش ہونے پر مصارف یونیورسٹی کے لئے ۲ لاکھ روپے کا گراں قدر عطیہ دیا ہے۔

دعائیں۔ پاپا کے حکم کے مطابق تمام رومن کیتھولک گرجوں میں اس جگہ اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جنگ کے جلدی خاتمہ کے لئے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ یہ دعائیں اسی نوعیت کی ہیں جیسی کہ ۷۔ فروری کو یورپ کے رومن کیتھولک گرجوں میں مانگی گئی تھیں۔

پرنسپل میڈیکل کالج لاہور نے ۹۵ [illegible] طلبہ کیلئے حکم نافذ کیا ہے۔ کہ ۲۷ مارچ تک طلباء واپس [illegible] جاویں گے۔ ورنہ مایوسی ہوگی۔

کالا [illegible] کے شالامار باغ میں بم کا گولہ پھینکا گیا۔ افسوس!

مومیائی

۲۸/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ لگے دسکو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت فی چھٹانک ۱۲؁ آدھ پاؤ ۲ روپیہ پاؤ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولانا مولوی حکیم عبدالسلام صاحب مبارکپور ضلع اعظمگڈھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ایک چھٹانک مومیائی جو آپکے کارخانہ سے منگوائی تھی ایک خاتون کیلئے جن کا بدن نہایت ضعیف ہو گیا تھا۔ بدن میں خون بہت کم تھا۔ جس سے کئی عوارض پیدا ہو گئے تھے۔ اور کئی نسوانی بیماریاں انکو پہلے سے تھیں۔ اس کے استعمال سے انکو بہت فائدہ ہوا۔ انہوں نے اپنی ایک اور سہیلی کو مومیائی دی اسکو بھی فائدہ ہوا۔ اب انکی فرمائش ہے کہ تین چھٹانک مومیائی کی تین ڈبیہ اور بھیجدیں۔ والسلام (۲۰ مارچ ۱۵ء)

جناب محمد عبدالرحمٰن صاحب پورا ہاٹ ضلع جلپائی گوڑی بنگال سے لکھتے ہیں مومیائی آدھ پاؤ جلد روانہ کریں۔ ایک مرتبہ آچکی ہے مجھکو بڑا فائدہ ہوا ہے (۲۲ مارچ ۱۵ء)

جناب منشی محمد ہدایت ضلع دیناجپور سے لکھتے ہیں کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تھا آپکی مومیائی سے اچھا ہو گیا۔ تین ڈبیہ اور بھیجدو (۲۴ مارچ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ: پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

سستی اور مفید کتابیں

۴۲/۴۲

تحفۃ النساء ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض۔ تعلیمات شکایات حیض و نفاس۔ حمل۔ اسقاط۔ اٹھرا۔ ولادت وغیرہ کے اسباب و علامات اور بچوں کے متعلق جملہ تکالیف کے اسباب و علامات اور ان کے علاج معہ مفید ہدایات۔ مجرب نسخہ جات و ترکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت عہ؍ رعایتی صرف ۱۰؍

لیکچرار واعظوں۔ مقرروں۔ اور لیکچروں کرنے والوں کیلئے اسکا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ لیکچر میں رکاوٹ کے اسباب اور روانی پیدا کرنے کے ڈھنگ لیکچرار کی مشکلات کا ذکر اور لیکچر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع مذکور ہیں۔ اصلی قیمت ۴؍ رعایتی صرف ۱۰؍

تجربات ورمن اشتہاری ادویہ پر روپیہ ضائع کرنے کی بجائے اس کتاب کے نسخوں سے مستفید ہونا بہتر ہے۔ اس میں ہر قسم کے صابون بنانے خضاب۔ بال اڑانے کا عرق۔ نوڈر۔ صابون۔ اور بالوں کے بڑھانے کا تیل وغیرہ ضروری نسخوں کے علاوہ ملک کی مختلف کارآمد صنعتوں کا ذکر ہے۔ اصلی قیمت ۴؍ رعایتی صرف ۸؍

چشمہ حیات جلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں انکی قدیم و جدید تحقیقات اسباب و علامات اور ان کا علاج معہ مفید ہدایات و مجربات۔ رعایتی قیمت صرف ۶؍

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کس طرح اپنے زمانہ میں سیاسیات اور علوم و فنون کی دنیا میں رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پُرآشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج ۶؍

علم طب کا نچوڑ طب اور ڈاکٹری کے بہت سے جدید اور جانچے مسائل اور مجربات درج کئے گئے ہیں قابل دید ۶؍

تذکرۃ النسوان ہند ہندوستان کی متعدد مشہور ہندو دیگر مذہب کی عورتوں کے تاریخی حالات ایک یوروپین کے قلم سے۔ اصلی قیمت ۸؍ رعایتی ۱۲؍

ترکی کی مسلمان عورتیں ترکی عثمانیہ کی ہر قوم مسلمان عیسائی اور یہودی عورتوں کے رسم و رواج اور تاریخی حالات۔ اصلی قیمت ۸؍ رعایتی ۱۲؍

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر وہلی ٹھیکال

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی عظمت و صداقت پر یورپین عالموں، فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۳؍ (۳۴۷) فاتح قادیان۔ ۱؍ (مولا بخش کشتہ امرتسر سے طلب کریں)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور جریان کو دفع کرکے علاوہ منی کو گاڑھا کرتے اور بڑھاتے ہیں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر

طلاء بھی استعمال ہو وہ اور جن نوجوانوں کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۰ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اپنی حالت پر آ جاتا ہے۔ اسکی استعمال سے نہ کبھی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عمر

حبوب نواسیر هر قسم

بادی و خونی ہر قسم کی بواسیر کے واسطے اکسیر ہیں عمر

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے ضعف۔ غبار۔ پانی بہنا دھند دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عمر

دوائی خارش هر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو۔ ہر قسم ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ ۸/

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار عام ۱۰/

ہماری دکان میں لونگی پٹکہ۔ سوتی ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پگڑی درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں۔ اور دکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی۔ المشتہران

غلام محمد خان حسین محمد خان لونگی فروشان
ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

دفتر اہلحدیث کی چند کتابیں

تفسیر ثنائی اردو — پوری کیفیت اس تفسیر کی دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپسند طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو لیکر تفسیر میں تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید

جلد اول۔ سورہ فاتحہ۔ بقرہ ۱۲/
" دوم۔ سورہ آل عمران ونساء ۱۲/
" سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام اعراف ۱۲/
" چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲/
" پنجم تا سورہ فرقان ۱۲/
" ششم تا سورہ یٰسین عہ/

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول ۵ ہے

تقابل ثلاثہ — توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف عمر

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد وتقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳/

القرآن العظیم۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱/

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کا رد۔ ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قابل دید قیمت صرف ۱۲/

فتوحات اہلحدیث

پنجاب۔ ہندوستان۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ (۴/)

الہامی کتاب — وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۲/

منیجر اہلحدیث امرتسر

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور ومعروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد۔ بے اعتدالی اور نمود ونمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہر ہفتہ نہایت آزادی وبیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے۔ نہایت دلچسپ علمی و ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ایک کارڈ بھیج کر نمونہ منگا لیجیے پہلا چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ہے

میرٹھ

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام لالہ مدن گوپال سنگھ پرنٹر کے چھپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا